روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 28 مئی 2010ء 13 جمادی الثانی 1431 ہجری 28 ہجرت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 115

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس پر کوئی کلام نازل ہو جب تک تین علامتیں اس میں نہ پائی جائیں اُس کو خدا کا کلام کہنا اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنا ہے۔

اوّل۔ وہ کلام قرآن شریف سے مخالف اور معارض نہ ہو مگر یہ علامت بغیر تیسری علامت کے جو ذیل میں لکھی جائے گی ناقص ہے بلکہ اگر تیسری علامت نہ ہو تو محض اس علامت سے کچھ بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔

دوم۔ وہ کلام ایسے شخص پر نازل ہو جس کا تزکیہ نفس بخوبی ہو چکا ہو اور وہ اُن فانیوں کی جماعت میں داخل ہو جو بکلّی جذبات نفسانیہ سے الگ ہو گئے ہیں اور اُن کے نفس پر ایک ایسی موت وارد ہو گئی ہے جس کے ذریعہ سے وہ خدا سے قریب اور شیطان سے دور جا پڑے ہیں کیونکہ جو شخص جس کے قریب ہے اُسی کی آواز سنتا ہے پس جو شیطان کے قریب ہے وہ شیطان کی آواز سنتا ہے اور جو خدا سے قریب ہے وہ خدا کی آواز سنتا ہے اور انتہائی کوشش انسان کی تزکیۂ نفس ہے اور اُس پر تمام سلوک ختم ہو جاتا ہے اور دوسرے لفظوں میں یہ ایک موت ہے جو تمام اندرونی آلائشوں کو جلا دیتی ہے۔ پھر جب انسان اپنا سلوک ختم کر چکتا ہے تو تصرفات الٰہیہ کی نوبت آتی ہے تب خدا اپنے اس بندہ کو جو سلب جذبات نفسانیہ سے فنا کے درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ **معرفت** اور محبت کی زندگی سے **دوبارہ زندہ** کرتا ہے اور اپنے فوق العادت نشانوں سے **عجائبات روحانیہ** کی اُس کو سیر کراتا ہے اور محبت ذاتیہ کی وراء الوراء کشش اُس کے دل میں بھر دیتا ہے جس کو دنیا سمجھ نہیں سکتی اِس حالت میں کہا جاتا ہے کہ اُس کو نئی حیات مل گئی جس کے بعد موت نہیں۔

پس یہ نئی حیات کامل معرفت اور کامل محبت سے ملتی ہے اور کامل معرفت خدا کے فوق العادت نشانوں سے حاصل ہوتی ہے اور جب انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے تب اُس کو خدا کا سچا مکالمہ مخاطبہ نصیب ہوتا ہے۔ مگر یہ علامت بھی بغیر تیسرے درجہ کی علامت کے قابل اطمینان نہیں کیونکہ کامل تزکیہ ایک امر پوشیدہ ہے اس لئے ہر ایک فضول گو ایسا دعویٰ کر سکتا ہے۔

تیسری علامت مُلہم صادق کی یہ ہے کہ جس کلام کو وہ خدا کی طرف منسوب کرتا ہے خدا کے متواتر افعال اُس پر گواہی دیں یعنے اس قدر اس کی تائید میں نشانات ظاہر ہوں کہ عقلِ سلیم اس بات کو ممتنع سمجھے کہ باوجود اس قدر نشانوں کے پھر بھی وہ خدا کا کلام نہیں اور یہ علامت درحقیقت تمام علامتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ایک کلام جو کسی کی زبان پر جاری ہو یا کسی نے بادّعائے الہام پیش کیا ہو وہ اپنے معنوں کی رو سے قرآن شریف کے بیان سے مخالف نہ ہو بلکہ مطابق ہو مگر پھر بھی وہ کسی مفتری کا افترا ہو کیونکہ ایک عقلمند جو (۔) ہے مگر مفتری ہے ضرور اس بات کا لحاظ رکھ لے گا کہ قرآن شریف کے مخالف کوئی کلام بدعوئے الہام پیش نہ کرے ورنہ خواہ نخواہ لوگوں کے اعتراضات کا نشانہ ہو جائے گا۔ اور نیز یہ بھی ممکن ہے کہ وہ کلام حدیث النفس ہو یعنی نفس کی طرف سے ایک کلمہ زبان پر جاری ہو جیسے اکثر بچے جو دن کو کتابیں پڑھتے ہیں رات کو بعض اوقات وہی کلمات ان کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔ غرض کسی کلمہ کا جو بدعوئے الہام پیش کیا گیا ہے قرآن شریف سے مطابق ہونا اس بات پر قطعی دلیل نہیں ہے کہ وہ ضرور خدا کا کلام ہے۔ کیا ممکن نہیں کہ ایک کلام اپنے معنوں کی رو سے خدا کے کلام کے مخالف بھی نہ ہو اور پھر وہ کسی مفتری کا افترا بھی ہو کیونکہ ایک مفتری بڑی آسانی سے یہ کارروائی کر سکتا ہے کہ وہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق ایک کلام پیش کرے اور کہے کہ یہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا ہے اور یا ایسا کلام حدیث النفس ٹھہر سکتا ہے یا شیطانی کلام ہو سکتا ہے۔

(حقیقة الوحی، روحانی خزائن جلد22 ص535)

الہامی قصیدہ

حضرت سید نورالدین المعروف شاہ نعمت اللہ ولی زمانہ 8 ویں صدی ہجری الہامی قصیدہ میں لکھتے ہیں:

میں چاند کا چہرہ سیاہ دیکھ رہا ہوں سورج کا دل زخمی دیکھ رہا ہوں۔

(آٹھ صد سالہ پیشگوئی ص26 ناشر ایچ ایم سرور نظامی۔ فیصل آباد)

مولوی محمد بن بارک اللہ لکھو کے لکھتے ہیں۔

تیرھویں چن ستھیویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ہک روایت والے

(احوال الآخرت پنجابی ص23 بیان علامات کبریٰ قیامت)

باقاعدہ درس دیں

مجلس شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا ہے کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ بیان فرماتے ہیں:۔

”دلوں کو اللہ کے نور سے بھرنے کے لئے، یہ دیکھنے کے لئے کہ کون سی باتیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اور کون سی باتیں ہیں جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم عطا فرمایا ہے ہمیں قرآن شریف سیکھنا اور پڑھنا چاہئے۔ جن کو قرآن کریم کا ترجمہ آتا ہے وہ دوسروں کو سکھائیں۔ قرآن کریم کے درس کو روزانہ جماعتوں میں رواج دیں، چاہے چند منٹ کا ہی ہوتا کہ جو خود پڑھ اور سمجھ نہیں سکتے ان تک بھی یہ خوبصورت تعلیم وضاحت کے ساتھ پہنچ جائے۔ تلاوت قرآن کریم تو بہرحال ہر احمدی کو روزانہ ضرور کرنی چاہئے تا کہ قرآن کریم کی برکات نازل ہوں اور دل تقویٰ سے بھرتے چلے جائیں۔“ (خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 221)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

داخلہ مدرسة الظفر
(معلمین کلاس)

۞ مدرسة الظفر میں داخلہ میٹرک کے رزلٹ کے بعد اگست 2010ء میں ہوگا داخلہ کے خواہشمند طلبہ ابھی سے اپنی درخواستیں والد/سرپرست کے دستخط اور صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ نظامت ارشاد وقف جدید ربوہ کو بھجوائیں۔

☆ درخواست میں امیدوار کی ولدیت، تاریخ پیدائش، مکمل پتہ، تعلیم اور اگر واقف نو ہیں تو حوالہ وقف نو بھی ضرور درج کریں۔

☆ میٹرک پاس امیدوار کیلئے زیادہ سے زیادہ عمر 20 سال اور ایف۔اے/ایف ایس سی پاس امیدوار کیلئے عمر کی حد 22 سال ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 577

سجدوں کی برکت سے فصل میں غیر معمولی اضافہ

حضرت مصلح موعود نے حضرت منشی قدرت اللہ صاحب سنوری کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ:۔

''ناصر آباد میں میری زمینوں پر ایک دوست منشی قدرت اللہ صاحب سنوری مینیجر تھے۔ ایک دفعہ ہم زمین دیکھنے گئے ۔ چونکہ سندھ میں صدر انجمن احمدیہ کی زمین تھی۔ اس لئے میرے ساتھ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے اور مرزا بشیر احمد صاحب بھی تھے۔ وہاں ان دنوں گھوڑے کم ملتے تھے۔ انہوں نے میرے لئے تو گھوڑا کسی سے مانگ لیا تھا اور دوسرے ساتھی میرے ساتھ پیدل چل رہے تھے منشی قدرت اللہ صاحب نے باتوں باتوں میں بتایا کہ انہیں اس قدر آمد کی امید ہے۔ اس پر چوہدری صاحب اور مرزا بشیر احمد صاحب نے اس خیال سے کہ منشی قدرت اللہ صاحب کو ان کی باتوں کا علم ہو کر تکلیف نہ ہو۔ آپس میں انگریزی میں باتیں کرنی شروع کر دیں اور یہ کہنا شروع کر دیا۔ یہ شخص گپ ہانک رہا ہے۔ اتنی فصل کبھی نہیں ہو سکتی ان کا یہ خیال تھا کہ منشی قدرت اللہ صاحب سنوری انگریزی نہیں جانتے۔ مگر دراصل وہ اتنی انگریزی جانتے تھے۔ کہ ان کی باتوں کو خوب سمجھ سکیں۔ مگر وہ خاموشی سے ان کی باتیں سنتے رہے جب انہوں نے باتیں ختم کر لیں۔ تو منشی صاحب کہنے لگے۔ آپ لوگ خواہ کچھ خیال کریں۔ دیکھ لینا میری فصل اس سے بھی زیادہ نکلے گی۔ جو میں نے بتائی ہے۔ آپ کو کیا علم ہے۔ میں نے ہر کھیت کے کونوں پر سجدے کئے ہوئے ہیں اور یہ فصل میری محنت کے نتیجہ میں نہیں بلکہ میرے سجدوں کی وجہ سے ہو گی۔ میں نے ہر کونہ پر دو دو رکعت نماز پڑھی ہے اور چار چار سجدے کئے ہیں اس پر ان دونوں کا رنگ فق ہو گیا۔ کیونکہ وہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا انہیں پتہ نہیں لگ سکتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ صدر انجمن احمدیہ کو اس سال گھاٹا رہا۔ لیکن منشی قدرت اللہ صاحب نے کئی ہزار روپیہ مجھے بھجوایا۔ میں نے سمجھا۔ کہ یہ صدر انجمن احمدیہ کا روپیہ ہے۔ جو غلطی سے میرے نام آ گیا ہے۔ لیکن دیکھا تو معلوم ہوا یہ میرا ہی روپیہ ہے۔ ساتھ ہی منشی قدرت اللہ صاحب نے لکھا۔ کہ میرا اندازہ ہے کہ اتنی ہی آمد اور ہو جائے گی میں نے جو پیداوار ابھی تک اٹھائی ہے۔ وہ میں نے ایک ہندو تاجر کے پاس بھیج دی ہے۔ آٹھ ہزار روپے میں بطور پیشگی لے کر بھیج رہا ہوں اور میں ابھی اور روپیہ ارسال کروں گا۔ حالانکہ میری زمین صدر انجمن احمدیہ کی نسبت بہت تھوڑی تھی۔ لیکن اس سال صدر انجمن احمدیہ کو تو گھاٹا رہا لیکن مجھے نفع آیا۔ یہ محض منشی قدرت اللہ صاحب سنوری کے سجدوں کی برکت تھی۔

پس اگر احمدی زمیندار یہ دونوں کام کریں۔ یعنی محنت بھی کریں اور سجدے بھی کریں اور خدا سے دعا کریں کہ وہ ان کے دلوں کے زنگ کو دور کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم یورپ کی طرح اپنی پیداوار نہ بڑھا سکیں۔ جو ہاتھ پاؤں خدا تعالیٰ نے یورپ والوں کو دیئے ہیں۔ وہی ہاتھ پاؤں اس نے پاکستانیوں کو دیئے ہیں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں۔ ہم لوگ یورپین لوگوں سے زیادہ محنت کر سکتے ہیں لیکن ہمیں بری عادتیں پڑی ہوئی ہیں ہم اپنی طاقت کا صحیح استعمال نہیں کرتے۔ ورنہ ہم میں طاقت ان سے زیادہ ہے میں سمجھتا ہوں۔ اگر ایک پاکستانی.......... پوری طاقت کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ تو وہ اکیلا چار یورپین افراد کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ لیکن نقص یہ ہے کہ یہ سستی کرتا ہے اور یورپ والے سستی نہیں کرتے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1957ء صفحہ 65-66)

سلسلہ احمدیہ کی کمیٹیاں

حضرت مصلح موعود نے مخلصین جماعت سے خطاب کرتے ہوئے ان کی توجہ اس انقلاب آفریں نکتہ کی طرف توجہ دلائی کہ

''ہماری جماعت میں تو مشورہ لینے کا کام چونتیس سال سے شروع ہے۔ لیکن انگلستان میں یہ کام ایک ہزار سال سے ہو رہا ہے۔ وہاں یہ خبر کبھی نہیں آئی کہ اجلاس میں ممبران حاضر نہ ہوئے۔ وہ لوگ ان اجلاسوں میں شریک ہونے کو موجب فخر سمجھتے ہیں اور بڑے شوق سے ان کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ حال ہے کہ جماعت کے دوست سلسلہ کے ایک اہم کام کے متعلق جو کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اس کے اجلاس میں بھی نہیں آئے۔ گویا وہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے اجلاسوں میں شرکت کو تو عزت سمجھتے ہیں۔ لیکن سلسلہ کے اجلاسوں میں شمولیت کو وہ کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ حالانکہ مومن کو چاہئے۔ کہ وہ سلسلہ کی کمیٹیوں کو پارلیمنٹ کی ممبری سے بھی زیادہ موجب عزت خیال کرے۔ جب تک جماعت میں یہ احساس پیدا نہیں ہو گا۔ وہ اپنا کام کامیابی کے ساتھ جاری نہیں رکھ سکتا۔ آخر کاموں کو تواتر سے چلانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ افراد کو بھی مشورہ میں شریک کیا جائے۔ لیکن اگر انہیں سلسلہ کے کاموں سے دلچسپی ہی نہ ہو۔ تو گو کام پھر بھی ایک حد تک چلتا رہا گا۔ لیکن اسے ترقی نہیں دی جا سکے گی۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1957ء ص23)

سالانہ تقریب تقسیم انعامات

مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ 13 مئی 2010ء کو بعد نماز عصر مجلس انصاراللہ پاکستان کے بالائی ہال میں مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ کی سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر انصاراللہ پاکستان تھے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد دہرایا گیا۔ بعدۂ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب قائد تربیت نے نماز کی اہمیت پر تقریر کی۔ جس کے بعد مکرم صدیق احمد منور صاحب منتظم عمومی نے اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تمام بلاکس میں حلقہ جات کی مجالس عاملہ کے عہدیداران کے ریفریشر کورسز منعقد کئے گئے۔ اسی طرح دورہ منتظمین کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس میں ایک ہی روز میں کم از کم ایک بلاک کے حلقہ جات عاملہ کا اجلاس بلایا جاتا اور حلقہ کی کارکردگی کا جائزہ پیش کر کے کام میں بہتری پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔

مورخہ 19 اور 20 نومبر 2009ء لیڈیز پارک بیوت الحمد میں اپنا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔

مجلس نے ایوان ناصر میں درج ذیل تربیتی اجلاسات منعقد کئے:۔

یوم مصلح موعود، یوم مسیح موعود، یوم خلافت۔ یوم خلافت کے حوالہ سے دو نشستیں منعقد ہوئیں۔

16 اور 30 جولائی 2009ء کو نماز کے قیام کے بارے میں ایوان ناصر میں دو سیمینار منعقد کئے جن کی صدارت سابق صدر مجلس انصاراللہ پاکستان محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے کی۔

تربیتی رابطہ پروگرام جس کا آغاز مجلس نے 2004ء میں کیا تھا، جاری ہے۔ اس پروگرام میں مربیان اور منتظمین نے حلقہ جات کا دورہ کر کے گھر گھر جا کر تربیتی اور بالخصوص نماز باجماعت، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سننا وغیرہ کی طرف توجہ دلائی۔ ہر ماہ اوسطاً 70 کی تعداد میں مربیان اور منتظمین اس میں شامل ہوئے۔

شعبہ تعلیم القرآن کے تحت 15 دسمبر 2009ء کو سالانہ تقریب آمین کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں 4 انصار نے پہلی مرتبہ ناظرہ قرآن کا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔

640 وفود دعوت الی اللہ کے کام میں شامل ہوئے اور 5 ہزار 780 افراد سے رابطہ ہوا۔ محلّہ جات کی سطح پر 53 کی تعداد میں داعیان کی کلاسز ہوئیں۔ ان میں 990 انصار نے شرکت کی۔ کل 19 بیعتیں حاصل ہوئیں۔

85 فیصدی سے زیادہ انصار نے مرکزی امتحانات میں حصہ لیا۔ مرکزی طور پر حقیقۃ الوحی کے مطالعہ کی تحریک کی گئی۔ خصوصی گریڈ کے پرچہ جات 298 کی تعداد میں حل کرائے گئے۔ ہستی باری تعالیٰ کے عنوان پر 18 مقالہ جات جمع کرائے گئے۔

140 میڈیکل کیمپس لگائے گئے اور 13,703 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا۔ رمضان کے دوران اور عید کے حوالے سے مستحقین کو نقدی اور پارچہ جات کے تحائف دیئے گئے جن پر کل لاگت 12 لاکھ 31 ہزار سے زائد تھی۔

مجلس مقامی کے زیر انتظام 6/2 دارالصدر میں انصار نے وقار عمل کیا۔ جس میں 400 انصار نے شرکت کی۔

اسی طرح مجلس مقامی نے آل پاکستان سپورٹس ریلی میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور مجالس ہائے انصاراللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ازاں بعد مکرم مہمان خصوصی نے پہلی 3 زعامتوں میں انعامات تقسیم کئے جن میں

دارالفتوح غربی **اول**، کوارٹرز تحریک جدید **دوم** اور دارالصدر شمالی ھدیٰ **سوم** ہیں۔

صدر مجلس نے اپنے خطاب میں بعض امور کی طرف توجہ دلائی اور نصائح کیں۔ آخر پر مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔ حاضری 160 سے زائد رہی۔ بعد از نماز مغرب وعشاء تمام مہمانان کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(اے۔نور)

فرہنگ چشمہ معرفت

مشکل الفاظ کا تلفظ اور معانی

اسماء، مقامات اور اصطلاحات کا تعارف

چشمہ معرفت کے ابتدائی 70 صفحات کی فرہنگ پیش خدمت ہے۔اس کتاب میں حضرت اقدس مسیح موعود نے آریہ سماج کی طرف سے قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔نیز ویداور قرآن کریم کی تعلیم کا موازنہ کیا گیا ہے۔اس لئے اس کتاب میں بکثرت ہندی اور سنسکرت کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔کتاب کو سمجھنے اور صحیح مفہوم اخذ کرنے کے لئے فرہنگ پیش خدمت ہے جس میں تلفظ بھی شامل ہے۔مطالعہ کے دوران اگر کسی قسم کی کوئی مشکل پیش آئے تو نظارت سے رابطہ کریں۔چشمہ معرفت کا کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن شائع ہو چکا ہے اور نظارت اشاعت سے مل سکتا ہے۔امید ہے سب احباب جماعت اس کتاب کا مطالعہ کرر ہے ہوں گے۔

سید محمود احمد ناظر اصلاح ارشاد مرکزیہ

صفحہ	الفاظ	تلفظ	معانی
2	مسیح موعود	مَسِیْحِ مَوْعُوْدْ	وہ مسیح جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔مسیح کے دو معنے ہیں سیاحت کرنے والا۔2۔جس کو مسح کیا گیا ہو۔
2	مہدی معہود	مَھْدِیّ مَعْھُوْدْ	1۔مہدی: ہدایت یافتہ۔ معہود: جس کا عہد دیا گیا تھا۔
2	ادلہ کتاب اللہ	اَدِلَّہِ کِتَابُ اللّٰہ	ادلّہ۔دلیل کی جمع۔اللہ کی کتاب کے دلائل
2	مباہلہ	مُبَاھَلَہْ	فریقین کا ایک دوسرے کے حق میں دعا کرنا۔اصطلاح میں کسی متنازعہ فیہ مسئلہ کے فیصلہ کو خدا پر چھوڑتے ہوئے دعا کرنا کہ جو جھوٹا ہو وہ برباد ہو جائے۔لفظی معنوں میں گڑگڑا کر دعا کرنے کا مفہوم ہے۔
2	فرستادہ	فِرِسْتَادَہْ	ایلچی، بھیجا ہوا۔قاصد، پیغمبر
2	تخم ریزی	تُخْم رِیزِیْ	بیج بونا۔بیج ڈالنا۔بیج بکھیرنا
2	معراج	مِعْرَاجْ	زینہ، سیڑھی۔رسول کریم ﷺ کا ایک مشہور کشف ہے جس میں آپ کو آسمانوں کی سیر کروائی گئی۔
3	مولوی غلام دستگیر	مَوْلَوِیْ غُلَام دَسْتگِیْر	قصور کا رہنے والا ایک مشہور پیر جس نے اپنی کتاب فیض رحمانی میں حضرت مسیح موعود کی ہلاکت کیلئے بددعا کی تھی اور آپ کو مقابل رکھ کر جھوٹے کی موت چاہی تھی، اور خود موت کا شکار ہو گیا۔
3	مولوی چراغدین جموں والا	مَوْلَوِیْ چِرَاغْدِیْن جَمُّوْن وَالَا	اس نے الہام کے دعویٰ سے مسیح موعود کی موت کی خبر دی تھی اور مباہلہ کیا تھا۔ جموں کا رہنے والا تھا اور اُس نے حضرت اقدس کو دجّال ٹھہرایا اور ہلاکت کی خبر دی۔تب خدا نے اپنی وحی سے مطلع کیا کہ وہ طاعون سے ہلاک کیا جائے گا اور ایسا ہوا کہ ابھی اُس نے اپنے مباہلہ کا مضمون لکھنے کے لئے کاتب کو دیا تھا کہ اُسی رات طاعون میں مبتلا ہو کر اس جہان سے گذر گیا۔
3	فقیر مرزا	فَقِیْر مِرْزَا	وہ اپنے مریدوں کی بڑی جماعت رکھتا تھا جس نے بڑے زور شور سے حضرت مسیح موعود کی وفات کی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ عرش پر سے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ شخص مفتری ہے۔ آئندہ رمضان تک میری زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔لیکن جب رمضان آیا تو پھر آپ ہی طاعون سے ہلاک ہو گیا۔
3	سعد اللہ لودہانوی	سَعْدُ اللّٰہ لُودَھانَوِیْ	حضرت مسیح موعود کے بارہ میں بڑی گندی زبان استعمال کرتا تھا۔کئی کتابیں نثر اور نظم میں گالیوں سے بھری ہوئی تالیف کر کے آپ کی توہین اور تکذیب کی غرض سے شائع کیں اور پھر اسی پر اکتفانہ کر کے آخرکار مباہلہ کیا اور دونوں فریق کو خدا کے سامنے پیش کر کے جھوٹے کی موت خدا سے چاہی آخر تھوڑے دن بعد ہی طاعون سے ہلاک ہوا۔
3	مولوی محی الدین لکھو کے والا	مَوْلَوِیْ مُحْیِ الدِّیْن لَکُّھْو کے وَالا	اس نے حضرت مسیح موعود کو فرعون قرار دے کر اپنی زندگی میں ہی موت کی خبر دی تھی اور تباہی کی نسبت کئی اور الہام شائع کئے تھے آخر وہ بھی حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی دنیا سے گزر گیا۔
3	بابو الٰہی بخش	بَابُو اِلٰھِیْ بَخْشْ	مولف عصاء موسیٰ۔اکاؤنٹنٹ لاہور جس نے اپنے آپ کو موسیٰ قرار دے کر حضرت اقدس کو فرعون قرار دیا تھا اور آپ کی نسبت اپنی زندگی میں ہی طاعون سے ہلاک ہونے کی پیشگوئی کی تھی اور آپ کی تباہی کی نسبت اور بھی بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں۔وہ بھی آپ کی زندگی میں ہی اپنی کتاب عصاء موسیٰ پر جھوٹ اور افتراء کا داغ لگا کر طاعون کی موت سے بصد حسرت مرا۔
3	براہین احمدیہ	بَرَاھِیْنِ اَحْمَدِیَّہْ	براہین (واحد برہان) دلیل۔روشن اور واضح دلیل۔حضرت مسیح موعود کی پہلی کتاب جو 1880 میں شائع ہوئی تھی۔جس میں آپ نے قرآن مجید کا مکمل اور بے نظیر ہونا اور آنحضرت ﷺ کا اپنے دعویٰ نبوت میں صادق ہونا ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا۔اسی کتاب کے متعلق مولوی محمد حسین بٹالوی نے لکھا تھا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک شائع نہیں ہوئی۔
4	علوم مخفیہ	عُلُومِ مَخْفِیَّہْ	چھپے ہوئے علوم۔پوشیدہ علوم
4	مستفیض	مُسْتَفِیْضْ	فیض اٹھانے والا
5	آریہ مذہب	آرِیَہْ مَذْھَبْ	ہندو فرقہ جس کی بنیاد 1875ء میں سوامی دیانند نے رکھی۔
5	پنڈت دیانند	پَنْڈَتْ دَیَانَنْد	پنڈت: عالم۔ ہندو مذہب کا عالم (پنڈت دیانند ایک ہندو عالم جو آریہ سماج کا بانی تھا)
5	ستیارتھ پرکاش	سَتْیَارَتْھ پَرْکَاش	پنڈت دیانند کی ایک کتاب کا نام جو اس نے لکھی۔اس میں اسلام کے خلاف بھی ایک باب لکھا ہے۔
5	لیکھرام	لَیْکْھرَام	ایک آریہ پنڈت کا نام۔جو نہایت گندہ دہن تھا۔ ہمارے آقا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخانہ کلام کرتا تھا اور بالآخر حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔
5	خبط احمدیہ	خَبْطِ اَحْمَدِیَّہْ	پنڈت لیکھرام کی ایک کتاب کا نام
5	وید	وِیْدْ	ہندوؤں کی مقدس کتاب
6	ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب	ڈاکٹر مِرْزَا یَعْقُوبْ بیگ صَاحِبْ	حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق جو اسسٹنٹ سرجن تھے۔بعد میں غیر مبائعین میں شامل ہو گئے۔
8	دم نہ مارا	دَمْ نَہْ مَارَا	خاموش رہا، بات نہ کر سکا۔
8	دل پاش پاش ہو گیا	دِل پَاشْ پَاشْ ہو گیا	دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔
8	رشیوں	رِشْیَوْں	(رشی کی جمع) خدا پرست، سادھو، ہندوؤں کے مطابق چار رِشیوں پر چار وید الہام ہوئے۔
8	بالمواجہہ	بِالْمُوَاجِھَہْ	آمنے سامنے۔بالمشافہ
8	عذر کو باور نہیں کرے گا	عُذر کو بَاوَرْ نَھِیْں کَرے گا	عذر: بہانہ۔معذرت۔حجت۔ باور کرنا: یقین کرنا۔مان لینا۔(عذر قبول نہیں کریگا)۔یقین نہیں کریگا۔
8	ترکی بترکی	تُرْکِیْ بَتُرْکِیْ	جیسا کوئی کہے ویسا جواب دینا۔
8	سراسر دروغ	سراسر دروغ	بالکل جھوٹ
8	بے باکی اور بدگوئی کا تخم	بے بَاکِیِ اور بَد گوئی کا تُخْم	1۔بے حیائی۔شوخی۔شرارت۔2۔جھوٹ کا بیج۔تخم: بیج
9	اوتاروں	اَوْتَارَوْں	اوتار کی جمع۔ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق ان کے بزرگوں نے مختلف موقعوں پر جو مختلف روپ دھارے ان کو اوتار کہتے ہیں۔ جماعت کے لٹریچر میں نبی کے معنوں میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔
11	حضرت آدمؑ	حضرت آدَم	ابوالبشر۔تمام انسانوں کا باپ
11	حضرت نوحؑ	حضرت نُوْح	خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ایک رسول۔ان کا وطن موجودہ عراق کا بالائی حصہ تھا۔قرآن کریم کی ایک سورۃ نوح آپ کے متعلق ہے۔

11	حضرت ابراہیمؑ	حضرت اِبْرَاھِیم	خدا کے ایک بزرگ نبی جن کے دو بیٹے حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ نبی ہوئے۔
11	حضرت یعقوبؑ	حضرت یَعْقُوب	پیغمبر خدا۔ والد بزرگوار کا نام حضرت اسحٰقؑ اور دادا کا نام حضرت ابراہیم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسرائیل کے لقب سے نوازا۔
11	حضرت موسیٰؑ	حضرت مُوسیٰ	صاحب شریعت پیغمبر جن پر تورات نازل ہوئی۔
11	حضرت داؤدؑ	حضرت دَاؤد	پیغمبر۔ ان کو خلیفۃ اللہ بھی کہا گیا ہے۔ حضرت سلیمانؑ آپ کے صاحبزادے تھے۔
11	حضرت عیسیٰؑ	حضرت عِیسیٰ	پیغمبر، جن سے دین عیسوی منسوب ہے۔ آپ بیت المقدس سے تقریباً 70 میل شمال مشرق میں ضلع گلیل کے مقام ناصرہ میں پیدا ہوئے۔ والدہ کا نام حضرت مریم ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کی ولادت بطور خارق عادت بغیر باپ کے ہوئی۔ آپ قوم بنی اسرائیل کی طرف مبعوث کئے گئے۔
11	حضرت رسول اکرم ﷺ	حضرت رَسُوْلِ اَکْرَم ﷺ	ہادی اعظم۔ سید المرسلین۔ خاتم النبیین۔ رحمۃ للعالمین۔ مکہ میں پیدا ہوئے۔ دادا نے محمد نام رکھا۔ والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ ہے۔
11	اہل وعیال	اَھْل و عِیَال	بیوی اور بچے
12	رنج دہ	رَنْج دِہْ	دکھ، درد دینے والا۔ غم ملال۔ دکھ دینے والا
12	دشنام آمیز	دُشْنَام آمِیْز	دشنام: ۔گالی۔ گالی گلوچ۔ دشنام آمیز: ۔گالیوں پر مشتمل
12	کاسہ لیسی	کَاسَہ لِیْسِیْ	خوشامد کرنا، چاپلوسی کرنا۔ بھیک مانگنا
13	ویدکی سَت وِدّیا	وید کی سَتْ وِدّیا	ست بمعنی صحیح۔ ودیا بمعنی علم۔ فلسفہ۔ وید کا صحیح علم
13	پادری	پادری	عیسائی مذہب کا عالم۔ عیسائی مذہب کا مذہبی عہدیدار
14	سناتن دھرم	سَنَاتَنْ دَھرَمْ/دَھرْم	قدیم ہندو مذہب جو مورتی کی پوجا کا قائل ہے۔
14	روح	رُوْح	سانس۔ دم۔ جان
16	صانع عالم	صَانِعْ عَالَمْ	دنیا کو بنانے والا، پیدا کرنے والا۔ خالق
16	انادی	اَنَادِیْ	جس کی کوئی ابتداء نہ ہو۔ جو ہمیشہ سے ہو۔ قدیم۔ ازلی ابدی۔
18	ضخامت	ضَخَامَتْ	جسامت، حجم
19	تحدید	تَحْدِیْدْ	حد بندی۔ حدوں کا تعین یا بیان، حد بندی کرنا
19	لوازم	لَوَازِمْ	واحد لازم۔ لازم کی جمع: ۔چمٹا ہوا، وابستہ، ملحق، ضروری۔ وہ اشیاء جو کسی چیز یا بات یا وجود کے ساتھ لازمی ہوں۔
19	وراء الوراء	وَرَاءُ الْوَرَاء	پیچھے سے پیچھے۔ دُور سے دور پَرے سے پَرے۔ سب سے پرے، مخفی
19	جمادات	جَمَادَات	جماد کی جمع: غیر ذی روح اشیاء۔ بے جان چیزیں۔
19	نباتات	نَبَاتَات	(نبات کی جمع) پودے، سبزی، ترکاریاں۔ (جو جاندار گنے جاتے ہیں)
19	حیوانات	حَیْوَانَاتْ	حیوان کی جمع۔ لغوی معنی زندگانی، مجازاً جانور، جاندار، ذی روح۔ جو اپنی مرضی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ چل یا اُڑ کر جاسکتے ہیں۔ مویشی
19	ست وِدّیا	سَت وِدّیا	ست بمعنی سچ۔ ودّیا: علم۔ ست ودّیا: حقیقی علم، سچا علم
20	کھنڈن	کَھنْڈَن	تردید۔ تنسیخ ٹکڑے کرنا۔ تقسیم کرنا۔ تباہ و برباد کرنا۔
20	برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار	بَرْگِ دَرَخْتَانِ سَبزْ دَر نَظَرِ ھوْشْیَار ھَرْ وَرَقے دَفْتَرِ یْسْتْ مَعْرِفَتِ کِرْدْگَار	(برگ۔ پتہ) (درختان، درخت کی جمع) (در۔ میں) ورقہ، پتہ، صفحہ، دفتر، کاپی، رجسٹر۔ کتاب۔ سبز درختوں کا ایک ایک پتہ ایک عقلمند کی نظر میں اللہ تعالیٰ کی معرفت کی کتاب ہے۔
21	بقائے نسل موقوف ہے	بَقَائے نَسْل مَوْقُوْف ھے	نسل کا باقی رہنا منحصر ہے۔ موقوف: ٹھہرایا گیا۔ کھڑا کیا گیا۔

21	شیرازہ	شِیْرَازَہ	وہ کپڑا جو کتاب کی جزو بندی کرنے کے بعد پشتے کے دونوں طرف لگا دیتے ہیں۔ وہ چیز جو جماعت کو باندھے رکھتی ہے۔ اتحاد
21	منضبط	مُنْضَبِطْ	ضبط میں لایا ہوا۔ باضابطہ۔ طے شدہ۔
22	مالک	مَالِكْ	آقا۔ صاحب خداوند، خدائے تعالیٰ
22	مملوک	مَمْلُوْكْ	غلام، جو کسی کی ملکیت ہو۔
23	مسلوب	مَسْلُوْب	چھین لیا گیا۔ سلب کیا گیا، مٹایا گیا،
23	مِلک	مِلْكْ	جاگیر، ملکیت، حق
23	عارف	عَارِفْ	علم رکھنے والا۔ معرفت رکھنے والا۔ سمجھ بوجھ رکھنے والا۔ (اللہ تعالیٰ کے بارہ میں علم رکھنے والا)
24	ترکِ اصرار	تَرْكِ اِصْرَار	ترک: چھوڑنا۔ دست برداری۔ اصرار: ضد، کسی بات پر اڑ جانا۔ یعنی ضد کو چھوڑنا۔
26	آمرزگار	آمُرْز گار	بخشنے والا۔ معاف کرنے والا۔ مراد خدا تعالیٰ
26	عفو	عَفْوْ	بخشش، معاف کرنا
26	دائمی مکتی	دَائِمِیْ مُکْتِیْ	ہمیشہ کے لئے نجات
27	ثمرہ	ثَمْرَہْ	بدلہ، معاوضہ، عوض، ثمر معنی پھل
27	پاداش	پَادَاشْ	بدلہ، عوض، نتیجہ، صلہ۔ مکافات۔ جزا۔ سزا
27	بیاس جی	بِیَاس جی	ہندوؤں کے ایک رشی۔ ہندو بزرگ جن کے متعلق مشہور ہے کہ انہوں نے وید کو چار حصوں میں تقسیم کیا۔
28	فیاضانہ مالکیت	فَیَّاضَانَہ مَالِکِیَّتْ	کرم، بخشش، ہدایت مہربانی۔ فیض کے طور پر۔ ایسا مالک ہونا جو فیض کرنے والا ہو۔
28	مدیون	مَدْیُوْن	جس کے ذمے قرض ہو۔
28	کفران نعمت	کُفْرَانِ نِعْمَتْ	احسان فراموشی، نعمت کی ناشکری۔
29	مکتی خانہ	مُکْتِیْ خَانَہْ	مکتی: ۔رہائی، نجات۔ مکتی خانہ: ۔رہائی یا نجات کی جگہ۔ نجات یافتہ کی رہائش گاہ۔
29	جونوں	جُوْنوں	(جُون کی جمع) جنم، پیدائش۔
30	نیاؤ	نِیَاؤ	انصاف، عدل
30	پرکاش	پَرْکَاش	ظاہر۔ آشکارا۔ مشہود۔ چمکدار۔ روشن۔ منور۔ چمک۔ نور۔ شان و شوکت۔ نمود۔ شکوہ
	کسریٰ	کِسْریٰ۔	قدیم شہنشاہ ایران کا لقب
31	پکش پات	پَکْشْ پَاتْ	طرفداری۔ جانب داری
31	شرتی	شُرْتِیْ	سنی ہوئی بات۔ کلمہ۔ لفظ۔ علم۔ وید کا فقرہ یا آیت۔
30	میعادی مکتی	مِیْعَادِیْ مُکْتِیْ	محدود الوقت نجات، ایسی نجات جو ایک وقت کی میعاد تک ہو اور بعد میں ختم ہو جائے۔
34	تار و پود	تَار و پُوْد	تانا بانا۔
34	گیان	گِیَانْ / گیَانْ	واقفیت، علم، دانش، عقل، علم و معرفت
35	قدامت نوعی	قَدَامَتِ نَوْعِیْ	پرانی قسم، ایک نسل یا جنس کا قدیم سے ہونا۔
35	قدامت شخصی	قَدَامَتِ شَخْصِیْ	ایک فرد کا ہمیشہ سے ہونا۔
35	سہیڑ	سَھیْڑ	برداشت کرنا۔ سہنا۔ (کتابی مفہوم کے مطابق اپنے ذمہ لینا)
35	ناچار	نَاچَار	بے یار و مددگار۔ مجبور بے کس۔ مجبوراً
36	اپیل	اَپِیْل	درخواست۔ پُرزور استدعا کی حکم یا فیصلہ میں تبدیلی کے لئے درخواست
36	ڈگری	ڈِگْرِیْ	امتحان میں کامیابی کی سند۔ فیصلہ کن سرکاری حکم۔
36	تہیدست	تَھِیْدَسْتْ	خالی ہاتھ۔ جو بھرا ہوا نہ ہو۔ نادار، محروم
38	بتمام وکمال	بَتَمَام و کَمَالْ	کُل، مکمل، سب کا سب، پورے طور پر۔

38	آباہن	آباھَنْ	کسی جاپ کے ذریعے دیوتا کو بلانے کا عمل۔ دعوت۔ حاضرات۔ وہ منتر جس کے پڑھنے کے بعد پتھر وغیرہ کا مجسمہ معبود بن جاتا ہے۔
38	منتر	مَنْتَرْ	جادو، سحر، ٹونا، وید کے ابواب کی آیات وغیرہ۔ جو فقرات دہرائے جائیں۔
38	شدھ	شُدھ	پاک، پوتر، صاف، خالص۔
39	سم قاتل	سَمِّ قاتِلْ	قتل کرنے والا خطرناک زہر۔
40	پارسیوں	پارِسیوں	پارسی کی جمع۔ آتش پرست، مجوسی۔ ایک قوم جو زرتشت کی پیرو ہے۔ وہ زرتشتی جو ہندوستان آگئے تھے۔
40	ویدوں کی قدامت	ویدوں کِی قَدامَتْ	ویدوں کا پرانا پن۔ ویدوں کا پرانا ہونا۔
41	عذر بدتر از گناہ	عُذْرْ بَدْ تَرْ اَزْ گُناہ	عذر گناہ بدتر از گناہ۔ غلط اور بیہودہ عذر کے متعلق کہتے ہیں۔ کسی غلط بات پر بے ہودہ رنگ میں معذرت کرنا۔
41	سرب شکتی مان	سَرْب شَکْتِی مَان	قادر مطلق، ہر بات پر قدرت رکھنے والا۔
41	پرجا	پَرْجا	رعیت، رعایا، امت۔ (یہ لفظ راجہ کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے)
41	سناتن	سَناتَنْ	قدیم ہندو مذہب جو مورتی کی پوجا کا قائل ہے۔
41	منقاد	مُنْقاد	فرمانبردار، عاجزی کرنیوالا، تابع
41	بیرج داتا	بِیْرَجْ دَاتَا	بیرج معنی بیج۔ داتا کے معنے دینے والا۔ اس سے بطور رسم وہ شخص مراد ہے جو نیوگ کی حالت میں عورت کو نطفہ دیتا ہے۔
44	جوگی	جوْگِی	ہندو فقیر۔ پجاری۔ تارک دنیا
44	سنیاسی	سَنْیاسِیْ	ہندو فقیر، جس نے دنیا کو چھوڑ دیا ہو۔ تارک الدنیا
44	ڈاکٹر برنیئر	ڈاکٹر بَرْنِیئَر	وہ فرانسیسی سیاح جس نے ہندوستان کے متعلق اپنا مشہور سیاحت نامہ لکھا۔
44	جگن ناتھ	جَگَنْ نَاتھ	ایک جگہ کا نام
44	مکتی	مُکْتِی	نجات، رہائی
44	پرماتما	پَرْمَاتْمَا	اعلیٰ روح، روح عالم، خدا، ایشور
44	اگنی	اَگْنِی	آگ۔ ویدوں کا دیوتا جو آگ کی تشکیل ہے،
44	وایو	وَایُوْ	ہوا۔ ہوا کا دیوتا
44	دھرتی	دھَرْتِیْ	زمین، دنیا
44	جل	جَلْ	پانی۔ آب
44	رگ وید	رِگ وید	چاروں ویدوں میں سب سے پہلا اور قدیم وید
45	گنگا	گَنْگا	وہ دریا جو تقریباً 1560 میل لمبا ہے اور شمالی اُتر پردیش میں ہمالیہ سے نکل کر شمالی بھارت اور بنگلہ دیش سے ہوتا ہوا خلیج بنگال میں جا گرتا ہے۔ یہ ہندوؤں کے نزدیک مقدس ہے۔
45	جل پروا	جَلْ پَرْوَا	کسی چیز کو رواں پانی میں چھوڑنا۔ بچہ کو گنگا کی نذر کر دینا۔ نعش کو دریا میں بہا دینا ہندوؤں کی رسم جس میں بچے کو گنگا میں بہا دیا جاتا ہے۔
45	مائی	مَائِیْ	بوڑھی عورت۔
45	ہردوار	ھَرْ دْوَار	جگہ کا نام ہے۔ ہندوستان کا ایک ساحلی شہر۔ مقدس شہر بھی سمجھا جاتا ہے۔
45	برہمنوں	بَرْھَمَنُوں	برہمن کی جمع۔ ہندوؤں کی سب سے اونچی ذات۔ جن کا کام صرف ویدوں کا پڑھنا پڑھانا ہے۔
46	وید کنٹھ	وِیْد کَنْٹھ	وید کا مہارت حاصل کرنے والا۔ خوب جاننے والا۔ وید زبانی یاد کرنا۔
47	بجر گھمانے والو	بَجْر گھمانے والو	ہندو دیوتا اندر کا آتشیں بان جس کی مدد سے اس نے مہابھارت جنگ فتح کی تھی۔

47	رتھ	رَتھ	دو پہیوں والی گھوڑا گاڑی
47	میگواہن	میگوَاھن	اندر۔ شِیْو۔ ایک راجہ کا نام
47	اجیت اندر	اَجِیْتْ اِنْدَرْ	اجیت:۔ جسے کوئی مغلوب نہ کر سکے۔ سدا غالب ہمیشہ فتح مند۔ اجیت اندر۔ وہ اندر جسے کوئی مغلوب نہ کر سکے۔ جو سدا غالب اور ہمیشہ فتح مند ہے۔
49	استت	اِسْتُتْ / اَسْتُتْ	تعریف
49	مہما	مَھِمَا	بڑائی، عظمت۔ شان وشوکت۔ تعریف، توصیف۔ مداح سرائی
49	اندر	اِنْدَر	ہندو مذہب میں دیوتاؤں کا راجہ۔ کرہ زمہریر کا دیوتا
49	مفقود	مَفْقُوْدْ	گم شدہ۔ ناپید۔ غائب
50	ناپیدا کنار	نَاپَیْدَا کِنَارْ	جس کا دوسرا کنارہ نظر نہ آئے۔
50	فراخ	فَرَاخْ	وسیع۔ چوڑا، کشادہ
50	غضب	غَضَبْ	غصہ۔ ناراضگی
50	کینہ ور	کِیْنَہ وَرْ	نفاق والا، بغض والا۔ عداوت رکھنے والا
50	تضرع	تَضَرُّعْ	گڑگڑانا۔ گریہ زاری کرنا۔ نالہ وفریاد
50	قابل التفات	قَابِلِ اِلْتِفَاتْ	توجہ کے لائق
51	ضعیف البنیان	ضَعِیْفُ الْبُنْیَان	کمزور بناوٹ والا
51	خاصہ	خَاصَّہ	عادت۔ خُو۔ خصلت
51	ارتکاب	اِرْتِکَابْ	اختیار کرنا۔ عمل کرنا۔
51	بزبان حال بیان	بَزَبَانِ حَال بَیَان	ب: ساتھ۔ زبان حال: حالت، بیان قول مقولہ۔ کلام گفتگو۔ کلام کی بجائے حالت یا کیفیت کے ذریعہ کسی چیز کا اظہار
51	مبرا	مُبَرّا	صاف، بے عیب
51	بجا آوری	بَجا آوری	تعمیل حکم، کہنا ماننا، کام انجام دینا۔
51	اواگون (تناسخ)	آوَاگَوْن	تناسخ:۔ ہندوؤں کا عقیدہ:۔ روح کا کسی ایک قالب سے دوسرے قالب میں جانا۔ جس سے یہ مراد ہے کہ انسان کی موت کے بعد روح کو دائمی نجات نہیں ملتی بلکہ اعمال کے مطابق کسی اعلیٰ یا ادنیٰ طبقہ میں پیدائش ہوتی ہے۔ یعنی روح کو کسی اور جنم کی صورت دنیا میں بھیج دیا جاتا ہے۔ سزا کے طور پر روح ادنیٰ جانوروں کے قالب میں داخل ہوتی ہے۔
51	جپ تپ	جَپْ تَپْ	عبادت، بندگی، پوجا، ریاضت
52	لغزش	لَغْزِشْ	خطا، غلطی
	تعلیق بالمحال	تَعْلِیْق بِالْمُحَال	معلق کرنا۔ کسی چیز کا لٹکانا۔ جوڑنا۔ بالمحال:۔ ناممکن تعلیق بالمحال: ناممکن کے ساتھ جوڑنا۔ کسی بات یا کام کو ناممکن بات پر منحصر کرنا۔ کسی امر کو ناممکن امر پر منحصر کرنا۔
52	عہدہ برآئی	عُھْدَہ بَرْ آئِیْ	بری الذمہ ہونا، فرض ادا کرنا، وعدہ پورا کرنا
52	صغائر وکبائر	صَغَائِرْو کَبَائِرْ	صغیر وکبیرہ کی جمع۔ چھوٹے۔ بڑے گناہ
52	دقائق فرمانبرداری	دَقَـائِـقِ فَرْمَانْبَرْدَارِی	دقائق: دقیق کی جمع، باریک، مشکل، دقائق فرمانبرداری: فرمانبرداری کی مشکلات، فرمانبرداری کی باریکیاں
52	عہدہ برآ ہونا	عُہْدَہ بَرآ ہونا	کسی ذمہ داری یا کام کو ادا کرنا
52	صحیفہ فطرت	صَحِیْفَہ فِطْرَتْ	کائنات کی کتاب
52	نہج	نَھْجْ	طریقہ۔ طور۔ انداز۔ روش۔ طرز۔ ڈھنگ۔ مثال۔ راستہ
52	محال	مُحَال	غیر ممکن۔ ان ہونی۔ ناممکن۔ مشکل
52	ناشدنی	نَاشُدْنِیْ	جس کا وجود ناگوار ہو۔ ناممکن۔ مٹ جانیوالا۔ فانی۔ بے ثبات۔ نالائق۔ نااھل۔ نہ ہونے والی
52	محرف مبدل	مُحَرَّفْ مُبَدَّلْ	تبدیل شدہ، ٹیڑھا، الٹا، کج، بدلا ہوا، وہ چیز جس میں کمی بیشی کر کے اس کی اصل حالت کو تبدیل کر دیا گیا ہو؟
52	نفرتی	نَفْرَتِیْ	قابل نفرت۔ خراب۔ قابل مذمت

52	بِنا	بِنا	بنیاد۔ پایہ
53	مکتی یابوں	مُکْتِیْ یابوں	نجات پانے والے
53	مکتی خانہ	مکتی خانہ	نجات والی جگہ، جنت
53	پکش پات	پَکْش پَاتْ	طرفداری، وکالت، کسی گروہ یا پارٹی کی جانبداری
55	ناکردہ گناہ	نَاکَرْدَہْ گُنَاہ	ناکردہ جرم، بے جرم وخطا۔ بے وجہ۔ ناحق۔ بے سبب۔ بے خطا
55	مروّت	مُرَوَّتْ	رعایت کرنا۔ لحاظ کرنا۔ اخلاق برتنا
55	جوّاد	جَوّاد	بہت سخی۔ بہت بخشش دینے والا
56	محیط	مُحِیْطْ	گھیرنے والا۔ احاطہ کرنیوالا
57	توالدتناسل	تَوَالُدْ تَنَاسُلْ	پیدائش۔ جنم۔ نسل بڑھانا۔ نسل قائم کرنا
58	خصلت	خَصْلَتْ	خُو۔ عادت۔ سیرت۔ مزاج
58	پرزے پرچے	پُرْزے پَرْچے	ٹکڑے۔ کاغذ کا ٹکڑا۔ خط۔ کتاب کا صفحہ
58	جاودانی مکتی	جَاوِدَانی مُکْتِیْ	مکمل نجات۔ ہمیشہ کے لئے نجات یا آزادی
59	عارضہ	عَارِضَہْ	مرض۔ دکھ۔ بیماری
60	خزند	خَزَنْد	حشرات الارض۔ کیڑے مکوڑے۔ تمام رینگنے والے چھوٹے جانور
60	ربع مسکون	رُبْعُ مَسْکُوْنْ	کرہ ارض کا ایک چوتھائی حصہ جو آباد ہے۔ آباد حصہ زمین
62	مشتاق	مُشْتَاقْ	اشتیاق رکھنے والا۔ شائق۔ طالب۔ منتظر
62	بااینہمہ	بَا اِیْں ھَمَہْ	باوجود اس کے۔ ان سب کے باوجود
63	خشمناک	خَشْمْنَاك	غصہ سے بھرا ہوا۔ غضب ناک
63	لمّی دلیل	لِمّیْ دَلِیْل	وہ دلیل جس میں دلیل سے مدلول کا پتہ لگائیں جیسے ایک جگہ دھواں دیکھیں اور اس سے آگ کا پتہ لگائیں۔ جس میں سبب سے مسبب کا پتہ لگے۔
64	وحی	وَحْی	خدائی پیغام۔ الہام۔ جو کلام یا بات اللہ کی طرف سے ہو۔
64	انّی	اِنّی	دلیل کی وہ قسم جس میں مدلول سے دلیل کا پتہ لگائیں۔
64	تیزصفرا	تیزْ صَفْرَا	تیز بمعنی کاٹ کرنے والا۔ جسم کے چار خلتوں میں سے ایک زرد رنگ کی خلت۔
64	ناقص العلم	نَاقِصُ الْعِلْم	ناقص:۔ ادھورا۔ غیر مکمل۔ عیب دار۔ غیر خالص۔ کھوٹا۔ علم: واقفیت۔ دانش۔ دنائی۔ آگاہی۔ یعنی نامکمل علم
64	یقین تام	یَقِیْنِ تَامّ	پورا یقین
67	دروغ گو را حافظہ نباشد	دَروْغ گُوْ رَا حَافِظَہْ نبَاشِدْ	جھوٹ بولنے والے کا حافظہ نہیں ہوتا۔
68	طفل تسلّی	طِفْل تَسَلّیْ	بچے کا سا دلاسا۔ بچے کی تسکین، جھوٹی تسلی
68	مشرف	مُشَرّفْ	معزز۔ بزرگ۔ سرفراز۔ عزت دیا گیا۔ شرف یافتہ
68	آفرینش	آفرِیْنِشْ	پیدائش۔ تخلیق۔ پیدا ہونا۔ عدم سے وجود میں آنا
69	دست نگر	دَسْتْ نَگرْ	محتاج۔ حاجت مند
70	ابجدخواں	اَبْجَد خَواں	معمولی الف ب پڑھنے والا (ابجد عبرانی زبان کا پہلا حروف تہجی ہے)
70	معاصی	مَعَاصِیْ	گناہ
70	ناصح	نَاصِحْ	نصیحت کرنے والا
70	ابتدائے آفرینش	اِبتْدَائے آفْرِیْنِشْ	شروع پیدائش سے۔
70	لیاقت	لِیَاقَتْ	عقل مندی۔ ہوشیار ہونا۔ لائق ہونا۔ سمجھداری
70	ہنوز	ھَنُوْزْ	اس وقت تک، اب تک
70	اعمال قبیحہ	اَعْمَالِ قَبِیْحَہْ	برے اعمال۔ بری حرکات۔ ناپسندیدہ افعال

شرم و حجاب لازم

بے پردگی سے بہنو! ہے اجتناب لازم
عورت کے واسطے ہے شرم و حجاب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

انمول ہے وہ موتی جو سیپ میں چُھپا ہو
ہوتی ہے اس کے رُخ پر اک آب و تاب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

حکمِ خدا کے آگے بے کار حیل و حجت
اندر سنگھار لازم ، باہر نقاب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

شرم و حیا کی سرخی لجنہ کے رُخ کا غازہ
دل کو ہے موہ لیتا تازہ گلاب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

رب کی رضا کو جو بھی اپنی رضا بنا لے
مکھ پر کھلے گا اس کے اک ماہتاب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

پہلے ہم اپنے اندر اک انقلاب لائیں
آکر رہے گا جگ میں پھر انقلاب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

اس دورِ خود سری میں تج دے جو خود سری کو
اس عاجزی کا اس کو ہو گا ثواب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

غضِ بصر کی عادت زیبا ہے مرد و زن کو
اچھی بری نظر کا ہو گا حساب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

اپنے گھروں کو ہم نے جنت بنا لیا گر
دنیا کو کر سکیں گے ہم لا جواب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

مغرب کی رِیس عرشیؔ گر بے دھڑک کریں گے
ہو گا دلوں کے اندر پھر اضطراب لازم
فیشن ہیں اختیاری، پردہ نصاب لازم

ارشاد عرشیؔ ملک

رلیا رام اور مارٹن کلارک کے مقدمات کا پس منظر

محترم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہونے والی ہستیوں پر ایسی آزمائشیں بھی آتی ہیں جبکہ دنیاوی طور پر بظاہر تمام اسباب منقطع نظر آتے ہیں۔اور دشمن یہ خیال کرتا ہے کہ اب اس نے ان کو اپنا شکار بنا لیا ہے۔لیکن اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی تو دور کی بات ہے ان ہستیوں کو یہ خیال تک نہیں آتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف امید کی نظر سے دیکھیں۔اللہ تعالیٰ کے پیاروں پر ایسی آزمائشیں بار بار آتی ہیں۔اس لیے نہیں کہ وہ ضائع ہو جائیں بلکہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ دنیا پر ان کا بلند مقام ظاہر کرے اور ان کا نمونہ دوسروں کے لیے قابل تقلید نمونہ کے طور پر پیش کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ایک ایسا واقعہ 1877ء میں پیش آیا۔ابھی حضرت مسیح موعود کے والد کی وفات کو صرف ایک سال ہوا تھا۔ابھی براہین احمدیہ کی اشاعت نہیں ہوئی تھی لیکن پانچ سال سے آپ کی تحریریں منظر عام پر آ رہی تھیں۔آپ نے ایک اشتہار تحریر فرمایا جو کہ آریہ سماج کے مقابل تحریر کیا گیا تھا۔اس اشتہار میں دین حق کی فضیلت اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف بھی اشارہ تھا۔حضور نے اس اشتہار کو اشاعت کے لیے امرتسر کے ایک مطبع خانہ بھجوایا۔اس واقعہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود اپنی تصنیف آئینہ کمالات اسلام میں تحریر فرماتے ہیں۔

’از انجملہ ایک یہ واقعہ ہے کہ تخمیناً پندرہ یا سولہ سال کا عرصہ گزرا ہوگا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے (-) کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا۔اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کیلئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کی رو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔سو اس نے مخبر بن کر افسران ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو۔رویا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے۔میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام آ سکتی ہے۔غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا۔انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغگوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا اور دو چار جھوٹے گواہ دے کر بریت ہو جائے گی۔ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں۔مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاکخانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا مگر اس قدر سمجھتا تھا کہ ہر یک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا اچھا آپ کے لئے رخصت۔یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اُتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔میں نے کہا کہ کیا کرنے لگا ہے۔تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے خیر ہے‘‘۔

(روحانی خزائن جلد5 ص299,298)

مندرجہ بالا حوالہ میں اس واقعہ کی تفصیلات بالکل واضح ہیں۔یہ کسی طرح بھی ایک معمول کا مقدمہ نہیں تھا۔اس کا تجزیہ تو ہم بعد میں درج کریں گے لیکن ان واقعات کا تجزیہ بیان کرنے سے قبل یہ جاننا ضروری ہے کہ یہ رلیا رام صاحب کون تھے؟اور اس وقت ہندوستان کے عیسائیوں میں ان کا کیا مقام تھا؟

رلیا رام کا تعارف

رلیا رام صاحب 1847ء میں پیدا ہوئے تھے۔ان کے والد امرتسر کے ایک کھتری دکاندار تھے۔انہوں نے ابتدائی تعلیم مشن سکول امرتسر میں حاصل کی تھی اور 28 مارچ 1870ء میں وہ بپتسمہ لے کر عیسائی ہو گئے۔ان کا عیسائی حلقوں میں ایک نمایاں مقام تھا جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب 1877ء میں پنجاب میں چرچ مشنری سوسائٹی کی Native Church Council کا قیام عمل میں آیا تو انہیں اس کا پہلا سیکرٹری جنرل مقرر کیا گیا۔گویا جس وقت اس مقدمہ کا واقعہ ہوا تو اس وقت رلیا رام صاحب عیسائی حلقوں میں ایک نمایاں مقام حاصل کر چکے تھے۔اس وقت پنجاب اور سندھ میں چرچ کی جو سرگرمیاں تھیں اس کے بارے میں ایک کتاب The Missions of The Church Missionary Society and The Church of England, Zeenana Missionary Society and The Punjab and Sindh کے نام سے شائع ہوئی تھی۔اس کو لکھنے والے رابرٹ کلارک تھے۔اس میں رلیا رام صاحب کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں اور ان کی شخصیت کا ایک خاص قسم کا تاثر ابھارنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس کتاب میں لکھا ہے کہ جب رلیا رام صاحب نے بپتسمہ لے لیا تو ان کے ہندو والدین ناراض ہو کر انہیں گھر سے نکال دیا اور وہ اپنے باپ کے اتنے فرمانبردار بیٹے تھے کہ ساری آمد اپنے والد کو دے دیتے تھے۔چنانچہ جس وقت وہ اپنے گھر سے نکلے تو ان کی جیب میں صرف بارہ آنے تھے۔ان کے والد اس پر اتنا غصہ میں آئے کہ انہوں نے کھانا پینا بند کر دیا اور ان کی والدہ ان کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھیں۔اگر سر راہ وہ کہیں نظر آ جاتے تو ان کو دیکھ کر ان کی والدہ کو بخار چڑھ جاتا تھا۔ان کے چھوٹے بھائی نارائن داس 1879ء میں عیسائی ہو گئے اور 1890ء میں اپنے انتقال سے کچھ عرصہ قبل وہ Salvation Army میں کام کرتے رہے۔

پھر اس کتاب کے مصنف رابرٹ کلارک صاحب لکھتے ہیں کہ 1872ء میں رلیا رام صاحب نے پلیڈر کا امتحان پاس کیا اور اس کے بعد ان کی مالی حالت میں نمایاں بہتری اس لیے آ گئی کہ ان کو تفتیش اور جرح کا ایسا ملکہ تھا کہ حکومت کی طرف سے ان کو نیم سرکاری نوعیت کے کام کے کمیشن ملنے لگے۔(ظاہر ہے کہ اگر 1870ء میں ان کے پاس صرف بارہ آنے تھے اور وہ پلیڈر بھی 1872ء میں جا کر بنے اور 1877ء میں وہ ایک عدد پریس کے مالک بھی بن چکے تھے تو ان سرکاری کمشنوں سے ان کی آمد اچھی خاصی ہی ہوگی۔)

جب 1877ء میں چرچ مشنری سوسائٹی کی طرف سے Native Church Council تو رلیا رام مشن کے حلقوں میں اتنی اہمیت اختیار کر چکے تھے کہ انہیں اس اہم تنظیم کا سیکرٹری جنرل بنا دیا گیا اور وہ اپنے انتقال کے دو ماہ پہلے تک اسی عہدے پر کام کرتے رہے۔واضح رہے کہ یہی وہ سال تھا جس میں یہ مقدمہ کیا گیا تھا۔رابرٹ کلارک صاحب مثالیں دے کر واضح کرتے ہیں کہ رلیا رام صاب کے کردار کی ایک نمایاں صفت یہ تھی کہ کوئی انہیں خواہ کتنا ہی غصہ کیوں نہ دلائے وہ انتقام لینے پر کبھی آمادہ نہیں ہوتے تھے۔چنانچہ رابرٹ کلارک صاحب اس کے ثبوت میں یہ واقعہ تحریر کرتے ہیں کہ جب رلیا رام کے بھائی نرائن رام عیسائی ہو گئے تو ان کے ایک اور بھائی دولت رام نے طیش میں آ کر مقدمہ کر دیا۔عدالت میں مقدمہ جلد ہی خارج ہو گیا۔لیکن دولت رام نے باوجود اس کے کہ وہ عمر میں چھوٹا تھا بھری عدالت میں اپنے بڑے بھائی رلیا رام پر ہاتھ اُٹھایا۔یہاں تک کہ اس کی ضرب سے رلیا رام کی پگڑی گر گئی۔لیکن رلیا رام نے اس کا کوئی بدلہ نہیں لیا۔پھر رابرٹ کلارک لکھتے ہیں کہ رلیا رام نے دولت رام سے ایسا بدلہ لیا جو کہ ان کے عیسائی ہونے کے شایان شان تھا، جب دولت رام بیمار ہوا تو وہ اپنے بھائی کی نگہداشت کرتے رہے اور اس کی موت کے بعد انہوں نے اس کے قرضے اتارے اور اس کی بیوہ کا خیال رکھتے رہے۔

(The Missions of the Church Missionary Society and The Church of England ,Zeenana Missionary Society and the Punjab and Sindh.by Robert Clark ,Published by London Missionary Society Salisbury 1904p44,45)

یہ پڑھ کر یہی تاثر اُبھرتا ہے کہ رلیا رام اتنے نرم مزاج تھے کہ کسی کو نقصان پہنچانا یا بدلہ لینا تو جانتے ہی نہیں تھے اور حقیقت میں اس تعلیم پر عمل پیرا تھے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا گال آگے کر دو۔لیکن جب ان حقائق کا مطالعہ کرتے ہیں کہ رلیا رام صاحب نے کس طرح حضرت مسیح موعود پر محض مذہبی اختلافات کی بنا پر ایک مقدمہ قائم کروایا تو بالکل ایک اور تصویر سامنے آتی ہے اور یہ تصویر ایسے شخص کی ہے جو کہ مذہبی اختلافات کی بنا پر ایک شخص کو اپنے انتقام کا نشانہ بنانا چاہتا ہے اور اسے قید کی سزا دلوانے کے لیے ناخنوں تک کا زور لگا رہا ہے اور ایک ایسے شخص کو سزا دلوانے کے لئے ہر حربہ استعمال کر رہا ہے جس نے اسے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔یہ تصویر تو ایک منتقم مزاج شخص کی نظر آتی ہے کہ نہ کہ کسی ایسے شخص کی جو کہ کسی کو نقصان پہنچانا جانتا تک نہیں۔

رلیارام کی دشمنی کی وجہ

یہ واقعہ 1877ء کا ہے ابھی براہین احمدیہ بھی شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب تک حضرت مسیح موعود کے جو اشتہارات اور تحریریں شائع ہوئی تھیں وہ آریوں کے مقابل پر تھیں۔ عیسائیت کے بارے میں ابھی حضرت مسیح موعود کی تحریریں منظر عام پر نہیں آئی تھیں۔ اس پس منظر میں یہ سوال لازماً اُٹھتا ہے کہ رلیارام صاحب نے اس وقت اتنا معاندانہ رویہ کیوں دکھایا؟ اس وقت قادیان کے حالات حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب نے تحریر فرمائے ہیں۔ آپ تحریر کرتے ہیں کہ اس وقت قادیان میں پادری جن میں سے ایک نمایاں نام پادری بیٹ مین کا ہے قادیان میں آکر بازاروں میں وعظ کیا کرتے تھے۔ یہ پادری حضرت مسیح موعود سے ملاقات کر کے چلے جاتے لیکن مذہبی گفتگو نہ کرتے۔ البتہ ایک صاحب منشی نبی بخش صاحب پٹواری پادریوں کے اعتراضات جمع کر کے لے آتے اور حضرت مسیح موعود سے ان کے جوابات دریافت کر کے پادریوں سے مباحثہ کرتے اور پادریوں کو خفت اُٹھانی پڑتی۔ یا پھر حضرت مسیح موعود کے بڑے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب پادریوں سے مباحثہ کر لیتے تھے۔ لیکن پادریوں کو بخوبی علم تھا کہ منشی نبی بخش صاحب دلائل کہاں سے لے کر آتے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کے دلائل کا مقابلہ کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔

چنانچہ پادری بیٹ مین کو قادیان کے رہنے والے کشن سنگھ کے متعلق خیال پیدا ہوا کہ یہ شاید عیسائی ہو جائے لیکن جب ان کو معلوم ہوا کہ اس کشن سنگھ صاحب کا حضرت مسیح موعود کے پاس آنا جانا ہے تو اس نے یہ کوشش ہی ترک کر دی اور کہا کہ کشن سنگھ کے خیالات مرزا صاحب نے بگاڑ دیئے ہیں۔

(حیات احمد مصنفہ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد 1 ص 323 تا 330)

خود عیسائی مشن کی شائع کردہ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹ مین اور رلیارام صاحب ایک دوسرے سے قریبی تعلق رکھتے تھے اور مشنری سرگرمیوں کے لیے بسا اوقات اکٹھے سفر بھی کیا کرتے تھے (عیسائی مشن کی جس کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے اس کے صفحہ 45 پر ان حقائق کا ذکر موجود ہے) چنانچہ قرین قیاس یہی ہے کہ بیٹ مین کے ذریعہ رلیارام کو بخوبی اس بات کی خبر تھی کہ حضرت مسیح موعود صلیبی یلغار کے خلاف کس قدر جوش رکھتے ہیں اور ویسے بھی مشنری سوسائٹی کے جس عہدہ پر رلیارام صاحب کام کر رہے تھے خاص طور پر جبکہ قادیان کا قصبہ امرتسر کے علاقہ میں تھا، رلیارام کا حضرت مسیح موعود کی کاوشوں سے آگاہ ہونا کوئی قابل حیرت بات نہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اس زمانہ میں بھی پادری حضرت مسیح موعود کی ذات کو اپنے لیے ایک بہت بڑا خطرہ سمجھتے تھے اور آپ کو اپنے راستے سے ہٹانا چاہتے تھے ورنہ اس کے بغیر کوئی شخص اتنا شدید ردعمل نہیں دکھاتا۔

محکمہ ڈاک کے افسران کا رویہ

لیکن اس واقعہ کا ایک اور پہلو بھی قابل غور ہے۔ اگر کسی شخص، کسی ادارے یا کسی محکمہ کا کوئی قابل قدر نقصان ہو تو اس کی تلافی کے لیے ہر قسم کی کوشش کی جاتی ہے۔ قانونی نوٹس جاری کئے جاتے ہیں مقدمے بھی کئے جاتے ہیں تاکہ اس خاطر خواہ نقصان سے بچا جائے یا اس کی تلافی کی جائے۔ لیکن اگر کسی شخص کسی ادارے یا کسی محکمہ کا نقصان صرف ایک آنے کا ہو اس وقت قادیان سے امرتسر تک ایک خط پر اتنے کا ہی ڈاک کا ٹکٹ لگتا ہوگا یا اگر آجکل کے پس منظر میں دیکھا جائے تو یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ اگر کسی کا اس دور میں دس روپے کا نقصان ہو تو وہ اس پر کوئی اور ردعمل تو دکھائے یا نہ دکھائے لیکن اس نقصان پر ایک مقدمہ قائم کرنے کا تکلف بہر حال نہیں کرے گا کیونکہ اس صورت میں اس مقدمہ پر اٹھنے والے اخراجات ہونے والے نقصان سے کئی گنا زیادہ ہو جائیں گے۔ قانونی صورتحال جو بھی بنے لیکن عقل اس پہ یہی کہتی ہے کہ رلیارام نے اس بات کی محکمہ ڈاک کو مخبری تو کی تھی لیکن محکمہ ڈاک کی طرف سے اس مقدمہ قائم کرنے کی وجہ محصول کا نقصان نہیں تھا۔ محکمہ ڈاک کے انگریز افسران بھی کسی وجہ سے حضرت مسیح موعود کو انتقام کا نشانہ بنانا چاہتے تھے اور اس کی وجہ بہر حال ذاتی نہیں ہو سکتی۔ ورنہ زیادہ سے زیادہ یہ ہوا تھا کہ محکمہ ڈاک کے نقطہ نظر سے قادیان سے لے کر امرتسر تک کا ڈاک کا محصول ضائع بھی ہوا تھا اور وہ بھی اس لیے کہ حضرت مسیح موعود کو نہ تو اس قانون کا علم تھا اور نہ ہی آپ نے اس خط کو اس اشتہار سے کوئی علیحدہ چیز خیال فرمایا تھا۔ اور اتنی بات پر محکمہ ڈاک نے ایک عدالت میں مقدمہ قائم کرنے کے اخراجات اُٹھانا گوارا کر لیا اور اس طرح اس سے بہت زیادہ رقم ضائع کی جس کا فرضی نقصان ہوا تھا۔

پنجاب کے سرکاری افسران کا عمومی رویہ

یہ سوال لازماً اُٹھتا ہے کہ رلیارام صاحب نے تو مذہبی تعصب کی وجہ سے حضرت مسیح موعود پر یہ مقدمہ قائم کیا تھا لیکن محکمہ ڈاک کے افسران نے اس کارروائی میں اتنا بھرپور حصہ کیوں لیا۔ یہاں ایک بات یاد رکھنی چاہیے کہ ایک وسیع سلطنت میں مرکزی حکومت کی جو بھی پالیسی ہو، بسا اوقات مختلف علاقوں یا صوبوں میں مقامی عہدیدار ایسی پالیسی اپنا لیتے ہیں جو کہ پوری طرح مرکزی ہدایات کے مطابق نہیں ہوتی اور اس وقت برطانیہ کی سلطنت اتنی وسیع تھی کہ اس پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا گو کہ 1857ء کی جنگ کے بعد ملکہ وکٹوریہ نے جو فرمان جاری کیا تھا اس میں مذہبی آزادی کا اعلان کیا گیا تھا اور اپنی سیاسی مصلحتوں کے باعث ہندوستان کے مختلف صوبوں میں حکومتی افسران براہ راست عیسائی مشنریوں کی کم از کم کھلم کھلا حمایت سے گریز کرتے تھے۔ لیکن یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب میں مقرر ہونے والے مختلف گورنروں کا رویہ قدرے مختلف تھا۔ مذہبی آزادی تو اس صوبہ میں بھی دی جاتی تھی لیکن پنجاب میں مختلف گورنر ذرا واضح انداز میں عیسائی مشنریوں سے اپنی ہمدردی کا اظہار کرتے تھے۔ 1850ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک فوجی افسر میجر مارٹن نے دس ہزار روپے کی ایک خطیر رقم جمع کر کے ہندوستان سے انگلستان بھجوائی تھی تاکہ پنجاب کے صوبہ میں چرچ مشنری سوسائٹی اپنی سرگرمیاں شروع کر سکے اور پنجاب میں جب 19 فروری 1852ء کو چرچ مشنری سوسائٹی کی پہلی میٹنگ ہوئی تو اس کی صدارت تو کلکتہ کے آرکڈیکن Pratt کر رہے تھے اور ایک اور پادری کے علاوہ باقی سب شرکاء اعلیٰ سرکاری افسران تھے اور ان میں سے ایک سر جان لارنس نے، جو کہ کچھ ہی عرصہ میں وائسرائے بن گئے، یہ قرارداد پیش کی کہ چندہ جمع کرنے کے لیے چرچ مشنری ایسوسی ایشن قائم کی جائے۔ سر ہنری لارنس نے پنجاب میں آنے والے مشنریوں کو جو خوش آمدید کا خط لکھا اس کے ساتھ انہوں نے چرچ کو 500 روپے سالانہ کی مدد دینے کا وعدہ بھی کیا اور یہ بھی لکھا کہ ایک عام ممبر کی حیثیت سے ان کی خدمات حاضر ہوں گی۔ ہنری لارنس کو پنجاب کے برٹش انڈیا سے الحاق سے پہلے لاہور میں ریذیڈنٹ کی حیثیت حاصل تھی اور اس لحاظ سے وہ پنجاب میں اس وقت کے سب سے اعلیٰ برطانوی عہدیدار تھے۔ پنجاب میں ایک اور سرکاری عہدیدار جو کہ اس وقت بہت کھل کر عیسائی مشن کی بہت اعانت کر رہے تھے وہ سر ہربرٹ ایڈورڈز (Herbret Edwards) تھے۔ اس دور میں پشاور میں عیسائی مشن ان کی مدد سے قائم کیا گیا تھا جنہوں نے وہاں پر چارج لیتے ہی اس مشن کے قیام کی اجازت کا اعلان کیا تھا۔ (اس وقت پشاور صوبہ پنجاب کا حصہ تھا) ایک اور دلچسپ بات یہ ہے کہ 7 جون 1857ء کو جان لارنس نے جنہیں 1863ء میں ہندوستان کا وائسرائے بنا دیا گیا تھا، ہربرٹ ایڈورڈز کو لکھا کہ پنجاب کو قابو پانے کے لیے چار اہم مقامات ہیں جو کہ پشاور، ملتان، لاہور اور امرتسر ہیں۔ اس کے جواب میں ہربرٹ ایڈورڈز نے لکھا کہ پنجاب کو قبضہ میں رکھنے کے لیے دو کلیدی مقامات ہیں اور وہ پشاور اور ماجھے کا علاقہ ہے۔ (واضح رہے کہ قادیان ماجھے کے علاقہ میں شامل ہے) پنجاب کے ایک اور گورنر سر چارلس ایچی سن (Aithcison) نے انگلستان واپس جاتے ہوئے چرچ مشنری سوسائٹی کی Parent Committee کو خط لکھا کہ قبل اس کے کہ غلط عقائد یہاں کے نوجوانوں کے ذہنوں میں قدم جما لیں ہمیں یہاں کے نوجوانوں کے ذہنوں کو ہر راستے کو استعمال کرتے ہوئے عیسائیت کے خیالوں سے بھر دینا چاہئے۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے تو دشمن ایسا کر لے گا اور اگلی نسل کے مشنریوں کو بہت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ چند مثالیں واضح کر دیتی ہیں کہ اس وقت پنجاب کے حکمران مذہبی آزادی تو دے رہے تھے لیکن اس کے ساتھ باقی جگہوں کی نسبت بہت زیادہ کھلم کھلا عیسائی مشنریوں کی اعانت بھی کر رہے تھے۔ اس پس منظر میں یہ کوئی عجیب بات نہیں ہو گی اگر نچلی سطح پر انگریز سرکاری افسران اس قسم کی سرگرمیوں میں اور زیادہ نمایاں طور پر حصہ لے رہے تھے اور عیسائی مشنریوں کی انتقامی سرگرمیوں میں بھی ان کا بھرپور ساتھ دے رہے تھے۔ بہرحال جب 1852ء میں پنجاب میں چرچ مشنری سوسائٹی کی سرگرمیوں کا آغاز ہوا تو یہاں پر ان کے پہلے مشنری رابرٹ کلارک اور Fitzpatrick تھے۔

(The Missions of the Church Missionary Society p34-49
India Under British Crown by B.D. Basu ,first edition,published by R.Chatterjee,1933p80-81)

ولی عہد اور پنجاب کے عیسائی مشنریوں کے تعلقات

امرتسر اور پنجاب میں عیسائی مشنریوں کے تعلقات صرف پنجاب کے افسران تک محدود نہیں تھے بلکہ ان کی پہنچ بہت دور تک تھی۔ اس مقدمہ کے قیام سے ایک سال پہلے رابرٹ کلارک کو یہ خیال پیدا ہوا کہ پنجاب میں مختلف قسم کے لوگ بپتسمہ لے کر عیسائی تو ہو گئے ہیں لیکن اب اس بات کی ضرورت ہے کہ انہیں ایک قوم بنایا جائے۔ چنانچہ ہنری مارٹن کلارک صاحب رابرٹ کلارک کی سوانح حیات میں لکھتے ہیں کہ 1896ء میں پنجاب میں چرچ کی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہوا اور وہ یہ تھا کہ اس سال صوبہ پنجاب کے عیسائی امرتسر میں جمع ہوئے۔ اس کا موقع یوں پیدا ہوا کہ ملکہ وکٹوریہ کے بیٹے اور ولی عہد جو بعد میں ایڈورڈ ہفتم کے نام سے تخت نشین ہوئے 1896ء میں ہندوستان کے دورہ کے دوران امرتسر بھی آئے اور اس موقع پر صوبہ پنجاب کے عیسائیوں کو امرتسر میں جمع کیا گیا اور 24 جنوری 1897ء کو سلطنت برطانیہ کے ولی عہد رابرٹ کلارک کے گھر آئے اور وہاں پر پنجاب بھر سے آئے ہوئے مقامی عیسائی جمع ہوئے۔ ولی عہد کو ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ تین مقامی عیسائیوں یعنی سر ہرنام سنگھ، پروفیسر برنام چندر اور عبداللہ آتھم نے ولی عہد کو تحریری صورت میں ایک چاندی کے ڈبے کے اندر بند ایڈریس پیش کیا۔ ظاہر ہے کہ جن کی پہنچ ولی عہد تک ہو اور وہ ان کے گھر ایک تقریب میں آنا منظور بھی کر لے اور یہ ولی عہد آج کے برطانیہ کا ولی عہد نہیں تھا بلکہ اس سلطنت کا ولی عہد تھا جو دنیا ایک بڑے حصہ پر حکمران تھی۔ اغلبًا ان تعلقات کی وجہ سے باقی عہدیدار بھی ان کا ساتھ دیتے تھے اور یہ گروہ بھی اپنے آپ کو اتنا مضبوط سمجھتا تھا کہ اس قسم کے مقدمات قائم

کر کے اپنے مخالفین کو راستے سے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا اور جیسا کہ ہم بعد میں ذکر کریں گے کہ آخر میں اس گروہ نے جھوٹے گواہ کھڑے کر کے اقدام قتل کا مقدمہ قائم کرنے سے بھی گریز نہیں کیا۔

(The Robert Clark of The Punjab: Pioneer and Missionary Stetseman by Henry Martin Clark P300-303)

یہاں دو اور امور قابل ذکر ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا ہے کہ رلیا رام صاحب کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا۔ اس اخبار کی تفصیلات تو معلوم نہیں ہو سکیں لیکن رلیا رام صاحب کے بیٹے جن کا نام موہن لال تھا ایک اردو اخبار کرسچن کے مدیر تھے اور رلیا رام صاحب نے عیسائی مشن کے لیے چھ کتب کا ترجمہ بھی کیا تھا۔

مارٹن کلارک کا مقدمہ

جب ان مقدمات کا جائزہ لیتے ہیں جو کہ عیسائی مشن کے کرتا دھرتا افراد کی جانب سے حضرت مسیح موعود پر قائم کیے گئے تھے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک مقدمہ تو یہ تھا کہ رلیا رام کی طرف سے قائم کیا گیا تھا اور دوسرا مقدمہ اس کے بیس سال کے بعد مشنری ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کی طرف سے قائم کیا گیا تھا اور یہ دوسرا مقدمہ 1897ء میں یعنی پہلے مقدمہ کے بیس سال کے بعد قائم کیا گیا تھا۔ ہم یہ جائزہ تو لے چکے ہیں کہ رلیا رام والا مقدمہ کس پس منظر میں قائم کیا گیا اور اس کی اصل وجوہات کیا تھیں اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ یہ دوسرا مقدمہ کس پس منظر میں قائم کیا گیا۔ ابھی ہم یہ جائزہ لیتے ہیں کہ 1897ء میں قائم کیے جانے والے اس مقدمہ سے معاً قبل پنجاب کے چرچ میں کیا واقعات رونما ہو رہے تھے۔

مارٹن کلارک کے اقدام قتل کا مقدمہ جس سال میں قائم کیا گیا یعنی 1897ء میں، اس وقت چرچ مشنری سوسائٹی میں یہ احساس پیدا ہو رہا تھا کہ پنجاب میں مقامی طور پر ان کی سرگرمیاں توقع سے بہت کم کامیابی حاصل کر رہی ہیں۔ چنانچہ مارٹن کلارک اپنی کتاب Robert Clark of The Punjab کے صفحہ 308 پر لکھتے ہیں کہ خود رابرٹ کلارک نے 1897ء میں ایک رپورٹ ایک اہم میٹنگ کے لیے بھجوائی کہ جب 20 سال قبل چرچ مشنری سوسائٹی کی Native Council کا قیام عمل میں آیا تو اس وقت یہ لگتا تھا کہ ہم جلد کامیاب ہو جائیں گے لیکن اس کے بعد خود ہم میں دو گروہ بن گئے اور صورتحال بدل گئی۔

یہ حقائق تو معروف ہیں کہ جب 1893ء میں عبداللہ آتھم والا مباحثہ ہوا تو اس میں ڈاکٹر مارٹن کلارک عیسائیوں کی طرف سے صدر مجلس تھے اور یہ مباحثہ بھی ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب کے ایک چیلنج سے شروع ہوا تھا اور جب دوران مباحثہ عبداللہ آتھم نے بیماری کا عذر کیا اور مباحثہ میں شریک نہیں ہوئے تو مارٹن کلارک صاحب نے ان کی جگہ مباحثہ کیا اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ عبداللہ آتھم نے اپنی حرکات سے رجوع کر کے پندرہ ماہ کی مدت میں اپنی جان کو بچا لیا تھا۔ یقیناً یہ تمام پس منظر اور یہ امر بھی اس گروہ کو اشتعال دلانے کا باعث بنا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود نے پادری عبداللہ آتھم کو چیلنج دیا کہ وہ قسم کھالے کہ اس کے دل پر کوئی ہیبت نہیں ہوئی اور اس نے رجوع نہیں کیا تو اس کو ایک سال کی مہلت ہوگی جس کے ساتھ کوئی شرط نہیں ہوگی۔ لیکن آتھم نے قسم کھانے سے گریز کیا اور اخفائے حق کی پاداش میں 27 جولائی 1896ء کو اس کی موت ہوگئی۔ لیکن مارٹن کلارک کے مقدمہ کرنے کے صرف چند ماہ پہلے ہی ایک اور واقعہ بھی ہوا تھا جس سے لازماً پادریوں کے اس گروہ اور ان کے ہمنوا سرکاری عہدیداروں کو اس قدر طیش میں لانے کا باعث بنا ہوگا اور وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود نے مئی 1897ء میں ایک کتاب تحفہ قیصریہ تصنیف فرمائی اور یہ کتاب ملکہ وکٹوریہ کو بھجوائی گئی اور اس کی اشاعت ہندوستان میں بھی کی گئی۔ اس کتاب میں حضرت مسیح موعود نے ملکہ وکٹوریہ کو تحریر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کفارہ اور تثلیث کے بارے میں جو آجکل کے عیسائیوں کے عقائد ہیں ان سے متنفر ہیں اور موجودہ عیسائی عقائد کو اپنے پر ایک بھاری افتراء خیال کرتے ہیں اور اگر کوئی صدق دل سے آپ کے پاس آکر رہے تو وہ خود بھی حضرت عیسیٰ کو عالم کشف میں دیکھ کر ان باتوں کی تصدیق کر سکتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے نبی تھے خدا نہیں تھے اور حضرت مسیح موعود نے ملکہ وکٹوریہ کو تحریر فرمایا کہ وہ خود عقل سے سوچیں کہ عیسائی کے اس عقیدہ سے کہ حضرت عیسیٰ نے لعنتی موت قبول کر کے کفارہ ادا کیا اس سے حضرت عیسیٰ کی توہین ہوتی ہے کہ نہیں اور پادریوں کی تحریریں ایسی نالی کی طرح ہیں جس میں بہت سی کثافت جمع ہوگئی ہو اور وہ خلاف واقعہ باتیں پیش کرتے ہیں اور حضور نے یہ تجویز پیش فرمائی کہ جس طرح ایک قیصر روم کے زمانہ میں اس کے سامنے توحید پرست عیسائیوں اور تثلیث کے پرستاروں کا مناظرہ ہوا تھا اسی طرح مناسب ہوگا کہ اب لندن میں مختلف مذاہب کا جلسہ کیا جائے جس میں ہر کوئی اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور آخر میں لکھا کہ قرآن کریم حقیقی اصلاح کے لیے انجیل سے بہت بہتر تعلیم پیش کرتا ہے۔ اسی طرح اس جوبلی کے موقع پر جو جلسہ ہوا اس میں یہ اجتماعی دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ملکہ کو مخلوق پرستی سے نجات دے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے سچے دین کی طرف لے آئے۔

(روحانی خزائن جلد 12 ص 253 تا 302)

جب یہ سب کارروائی شائع ہوگئی تو اس سے لازماً اس سے پادریوں اور ان ہمدردوں کے غیظ و غضب کی کوئی انتہا نہیں رہی ہوگی۔ پنجاب میں جو چرچ مشنری سوسائٹی قائم تھی وہ اپنے عیسائی حکمرانوں پر غلو کی حد تک فخر کیا کرتے تھے اور یہاں تک کہ جب رابرٹ کلارک صاحب کی کتاب جس کا ہم نے حوالہ دیا ہے شائع کی گئی تو اس میں انہوں نے گورنروں اور اعلیٰ عہدیداروں کی تصاویر شائع کیں جن کے نیچے لکھا ہوا تھا۔ OUR CHRISTIAN RULERS

ظاہر ہے کہ یہ امر کہ ملکہ وکٹوریہ کو تثلیث کا عقیدہ چھوڑنے کی تلقین کی جائے اور اس عقیدہ کے بطلان پر مشتمل خط ملکہ کو لکھا جائے اور اس کے قبول حق کے لیے اجتماعی دعا کی جائے جس سے ان لوگوں کا غصہ بھڑک جانا ایک قدرتی بات تھی۔ چنانچہ مئی جون میں تحفہ قیصریہ شائع ہوئی اور اسی سال اگست 1897ء میں عیسائیوں کی طرف سے ایک جھوٹا مقدمہ یہ قائم کیا گیا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود نے عیسائی مشنری ڈاکٹر مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے لیے ایک آدمی کو بھجوایا تھا اور اس آدمی کی جھوٹی گواہی بھی حاصل کر لی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا نشان یہ ظاہر ہوا کہ یہ جھوٹا گواہ جس کا نام عبدالحمید تھا، جب پولیس کی تحویل میں گیا تو اس نے سچ بول دیا کہ مجھے حضرت مسیح موعود نے یہ ہرگز نہیں کہا تھا بلکہ میں نے پادریوں کے اکسانے پر یہ بیان دیا تھا۔ جس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ پادریوں نے جھوٹا مقدمہ قائم کیا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مقدمہ سے ایک دو ہفتہ قبل حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتا دیا گیا تھا کہ ایک ابتلا آنے والا ہے جس میں حکام کی طرف سے کچھ کارروائی ہوگی اور ایمان لانے والوں پر بہت بڑا ابتلا آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچانک مدد آئے گی اور آخر کار فتح مقدر ہوگی۔ (تذکرہ ص 255 تا 257)

دونوں مقدمات کا باہمی ربط

یہاں یہ جائزہ لینا چاہیے کہ کیا ان دو مقدمات کا آپس میں کوئی تعلق تھا یا ان کو دائر کرنے والے اور ان سازشوں کا تانا بانا بننے والوں کا آپس میں کوئی رابطہ یا تعلق نظر آتا ہے۔ یہاں مندرجہ ذیل دو حقائق حقیقت کو بالکل واضح کر دیتے ہیں۔

1) رلیا رام صاحب نے پہلا مقدمہ قائم کیا تھا اور جب 1877ء میں یہ مقدمہ دائر کیا گیا تھا اسی سال جب پنجاب میں چرچ کی Punjab Native Council قائم کی گئی تھی اور رلیا رام اس کے سیکرٹری مقرر ہوئے تھے۔ اس اہم کمیٹی کے صدر رابرٹ کلارک تھے۔ گویا رابرٹ کلارک اور رلیا رام قریبی رفیق کار تھے اور پوزیشن کے اعتبار سے رابرٹ کلارک رلیا رام کی نسبت بہت زیادہ اہمیت رکھتے تھے۔ جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں رابرٹ کلارک پنجاب میں اولین مشنریوں میں سے تھے۔ رلیا رام کا انتقال 1892ء میں ہوا تھا۔

2) جب 1897ء میں حضرت مسیح موعود پر دوسرا جھوٹا مقدمہ اقدام قتل کا قائم کیا گیا تو جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ یہ مقدمہ ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کی طرف سے قائم کیا گیا تھا اور ہنری مارٹن کلارک رابرٹ کلارک کے منہ بولے بیٹے تھے۔ جب 1897ء میں اقدام قتل کا مقدمہ قائم کیا گیا ہے تو اس وقت رابرٹ کلارک ابھی زندہ تھے اور فعال طور پر مشن کی سرگرمیوں کی قیادت کر رہے تھے اور ہنری مارٹن کلارک ہر طرح رابرٹ کلارک کے زیر اثر تھے۔

مارٹن کلارک کوئی انگریز یا یورپین نہیں تھے بلکہ ان کی والدہ پشاور کے قریب رہنے والی تھیں۔ مارٹن کلارک رابرٹ کلارک کے گھرانے کے فرد کیسے بنے اس کی تفصیل یہ ہے کہ 1852ء میں پشاور کے قریب مارٹن کلارک کی والدہ انتقال کر گئیں تو وہ لاوارث رہ گئے اور انہیں رابرٹ کلارک نے اپنی کفالت میں لے لیا اور اسی نسبت سے انہوں نے اپنی کفالت کرنے والے کا خاندانی نام اپنایا۔ ہنری مارٹن کلارک نے 1869ء سے 1882ء تک برطانیہ میں تعلیم پائی۔ وہ پہلے George Watson School اور پھر ایڈنبرا یونیورسٹی میں تعلیم پا کر ڈاکٹر بنے اور 1882ء میں سکاٹ لینڈ کی ایک بیوی کے ہمراہ ہندوستان آئے اور امرتسر میڈیکل مشن کا آغاز کیا۔ انہیں خدمات کے دوران انہوں نے حضرت مسیح موعود پر جھوٹا مقدمہ قائم کیا اور دوران مقدمہ ان کے بنائے ہوئے جھوٹ کا پول کھل گیا انہیں اردو اور پنجابی زبان پر کافی عبور تھا اور اس وجہ سے وہ مناظروں کے لیے بہت مفید خیال کیے جاتے تھے۔ جب پنجاب میں برطانوی راج شروع ہوا تو پنجاب کے مختلف علاقوں میں بولی جانے والی پنجابی کی اقسام پر لغات تصنیف کی گئیں۔ مغربی پنجاب کی زبان پر بھائی مایا سنگھ نے لغت لکھی لیکن اس کو آخری شکل ہنری مارٹن کلارک نے دی۔ انہوں نے مذہب اور طب کے موضوع پر مختلف پمفلٹ بھی لکھے۔ مارٹن کلارک پانچ سال کے لیے پنجاب مشن نیوز کے ایڈیٹر بھی رہے۔

(Biographical Dictionary of Christian Missions by Gerald H. Anderson ,under Clark Robert, Clark Henry. (یہ کتاب انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے)

مندرجہ بالا حقائق سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ گو کہ ان دو مقدمات میں بیس سال کا وقفہ ہے لیکن عملاً ان کو دائر کرنے والا ایک ہی گروہ تھا۔ 1877ء میں محکمہ ڈاک کے افسران کے ساتھ ساز باز کر کے ایک مقدمہ قائم کیا گیا تھا اور بیس سال بعد اس سے بہت زیادہ خطرناک سازش تیار کر کے اور جھوٹے گواہ تیار کر کے اقدام قتل کا مقدمہ بنایا اور ان دونوں مقدمات کو قائم کرنے والے پنجاب کی چرچ مشنری سوسائٹی کے

سرکردہ کارکن تھے اور پنجاب کی چرچ مشنری سوسائٹی کی اہم ترین شخصیت رابرٹ کلارک کے قریبی ساتھی تھے اور وہ سرکاری حلقوں میں اتنا اثر و رسوخ رکھتے تھے کہ سلطنت برطانیہ کے ولی عہد نے بھی ان کے گھر ایک تقریب پر آنا منظور کر لیا تھا۔ جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے رابرٹ کلارک چرچ مشنری سوسائٹی کے پنجاب کے علاقے میں اولین مشنری تھے اور پشاور اور کشمیر میں مشن بھی ان کی قیادت میں قائم کیا گیا تھا۔ جیسا کہ ہم حوالہ دے چکے ہیں رابرٹ کلارک صاحب نے پنجاب اور سندھ میں اپنے مشن کی تاریخ پر ایک کتاب بھی لکھی تھی۔ اس میں وہ عبداللہ آتھم صاحب کا ذکر کرتے ہوئے اس کتاب کے صفحہ 44 پر لکھتے ہیں:۔

"After his retirement from the government service, he spent many years in Amritsar, as an honorary helper in mission work .He was then connected with Dr. H. Martyn Clark in the graet controversy with the Mullah of Qadian."

جب یہ کتاب شائع ہوئی ہے اس وقت تک آتھم کی موت اور ڈاکٹر مارٹن کلارک کے مقدمہ کا واقعہ بھی ہو چکے تھے لیکن رابرٹ کلارک نے اس سے زیادہ ان تمام معاملات کا ذکر کرنے سے گریز کیا ہے۔

اسی طرح جب مارٹن کلارک صاحب نے رابرٹ کلارک کی سوانح حیات Robert Clark of The Punjab لکھی تو اس کے صفحہ 330 پر صرف اتنا ذکر کیا ہے کہ میں عبداللہ آتھم کے ساتھ اس مباحثہ میں شریک تھا جس میں پیشگوئی کی گئی تھی کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر فریق مخالف برے انجام کو پہنچے گا۔ یہ ذکر صرف یہاں پر ہی ختم ہو جاتا ہے حتی کہ یہ ذکر بھی نہیں کہ آتھم پندرہ ماہ کے بعد مرا تھا اور ظاہر ہے کہ یہ ذکر بھی نہیں کہ اس نے قسم کھانے سے انکار کیا کہ میرے دل پر ہیبت نہیں طاری نہیں ہوئی اور اس مقدمہ کا بھی کوئی ذکر نہیں جو کہ مارٹن کلارک کی طرف سے حضرت مسیح موعود پر کیا گیا تھا۔ تاہم انہوں نے اس مناظرے کے متعلق Remarkable Controversy کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

رابرٹ کلارک کا انتقال 1900ء میں کسولی میں ہوا تھا اور 1905ء میں ہنری مارٹن کلارک نے مشن کی سروس سے استعفیٰ دے دیا تھا اور پھر انگلستان جا کر ایڈنبرا یونیورسٹی میں Tropical Medicine پڑھاتے رہے تھے اور وہاں پر 1916ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود نے ان مقدمات کی ایمان افروز تفصیلات اپنی تصنیف کتاب البریہ میں تحریر فرمائیں جس کے ذریعہ اس عظیم نشان کی تفصیلات قیامت تک کے لیے محفوظ ہو گئیں۔

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

حالات زندگی

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی

تعارف

آپ کا اسم گرامی شاہ ولی اللہ تھا۔ برصغیر کے نہایت بلند پایہ عالم دین، مترجم قرآن کریم، فاضل اجل، مفسر بے بدل، محدث تھے۔ نیز بارہویں صدی کے مجدد تھے اسلامی دنیا کی طرف سے حجۃ الاسلام، الامام، حکیم الامت، مصلح امت کے شاندار القابات سے ملقب ہوئے۔ ایک نام قطب الدین، تاریخی نام عظیم الدین جبکہ کنیت ابوالفیاض ہے۔ 14 شوال 1114ھ مطابق 12 فروری 1703ء بروز بدھ طلوع آفتاب کے وقت مظفر نگر میں واقع اپنی ننھیال قصبہ "پھلت" میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد کا نام شاہ عبدالرحیم تھا جو ایک ممتاز نامور عالم دین تھے والدہ کا نام مہر النساء تھا وہ بھی دینی علوم میں دسترس رکھتی تھیں اور تفسیر و حدیث کی عالمہ تھیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ کو قبل از پیدائش بذریعہ خواب بشارت ہوئی کہ ان کے یہاں ایک ولی پیدا ہوگا۔

شجرہ نسب

خالصتاً عرب تھے والد کی طرف سے ان کا نسب چونتیسویں پشت میں جا کر خلیفہ دوئم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مل جاتا ہے۔ والدہ کی طرف سے حضرت امام موسیٰ کاظم سے جا ملتا ہے۔

عرب سے سب سے پہلے آنے والے بزرگ کا نام شمس الدین مفتی تھا انہوں نے یمن سے آ کر "ہریانہ" میں واقع روہتک کو وطن بنایا جو دہلی سے اسی کلومیٹر کے فاصلہ پر مغرب میں واقع ہے۔

بچپن

"حضرت شاہ ولی اللہ صاحب بچپن ہی سے سنجیدگی کا پیکر تھے، سادگی انہیں دل سے پسند تھی دوسرے بچوں کے برعکس انہیں کھیل کود سے رغبت نہیں تھی یعنی انہوں نے ہمیشہ بڑوں کا احترام کیا تیز آواز سے کبھی بات نہ کی نہ تو کسی چیز کے لئے ضد کی اور نہ ہی فرمائش کی۔ جو سامنے آ گیا کھا لیا اور جو آ گیا پہن لیا۔ انہوں نے کبھی فضول باتوں میں وقت ضائع نہیں کیا یہی سبب تھا کہ وہ اپنے ہم عمر بچوں میں ہمیشہ ممتاز اور باوقار رہے۔"

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ صفحہ 15 از پروفیسر ظفر احمد نظامی)

آپ کا یہ کمال بھی قابل ستائش ہے کہ آپ نے صرف 7 برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ صفحہ 16)

آپ نے دو شادیاں کی ہیں پہلی شادی 14 سال کی عمر میں سن 1128ھ میں اپنے ماموں شیخ عبیداللہ کی بیٹی سے ہوئی۔ پہلی بیوی کی وفات پر دوسری شادی سید ثناء اللہ سونی پتی کی بیٹی بی بی ارادت سے ہوئی۔

اہلیہ ثانی سے اللہ تعالیٰ نے شاہ صاحب کو نیک اولاد عطا فرمائی ان سے چار بیٹے ہوئے 1۔ شاہ عبدالعزیز صاحب۔ 2۔ شاہ رفیع الدین صاحب۔ 3۔ شاہ عبدالقادر صاحب۔ 4۔ شاہ عبدالغنی صاحب ان سب نے بڑا نام پیدا کیا والد صاحب کی عظمت میں اضافہ کیا۔

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ صفحہ 19)

آپ کا علمی کارنامہ

آپ نے قرآن کریم کا فارسی ترجمہ سب سے پہلے ہندوستان میں کیا۔ دفتری زبان فارسی تھی حج سے واپس آنے کے پانچ سال بعد انہوں نے 1150ھ سے فارسی زبان میں قرآن کے ترجمہ کا کام شروع کیا۔ ان کے اس عمل سے علماء نے تلواریں کھینچ لیں اور اسے کلام پاک کی بے ادبی سے موسوم کیا۔ لیکن شاہ صاحب نے انہیں سمجھایا کہ قرآن پاک کا نزول اس لئے نہیں ہوا تھا کہ اسے خوبصورت جزدانوں میں لپیٹ کر طاقوں کی زینت بنا دیا جائے اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اسے پڑھیں اس کے معنی سمجھیں اور اس میں مذکورہ آیتوں کو اپنی زندگی میں اتاریں اس سبب سے مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ ضروری ہے۔

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ صفحہ 47)

شاہ صاحب نے قرآن مجید کے ترجمہ کے ساتھ ہی علم تفسیر سے متعلق کتابیں تحریر کیں ان میں آپ کی فارسی تصنیف "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر" بڑی اہمیت کی حامل ہے اس کتاب میں تفسیر کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ آج بھی یہ رسالے بے شمار مدارس کے نصاب میں داخل ہیں۔

اسی طرح "فتح الخبیر" عربی زبان میں قرآن پاک کی تفسیر ہے جس میں قرآن کریم کے مطالب اور معانی دیئے گئے ہیں۔

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ صفحہ 47)

خدمت حدیث

شاہ صاحب نے خدمت علم قرآن کے ساتھ خدمت حدیث بھی کی ہے اور حدیث کی کئی کتب تصنیف کی ہیں۔

"الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین" اس کتاب میں ایسی چالیس احادیث درج کی ہیں جو انہیں خواب میں بتائی گئی تھیں۔

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ صفحہ 48)

شاہ صاحب کے علمی کارناموں میں بہت ساری کتب ہیں البتہ معروف حجۃ اللہ البالغہ۔ اور تفہیمات الٰہیہ ہیں۔

وفات

شاہ صاحب کی ولادت اورنگ زیب عالمگیر کے عہد میں ہوئی اور وفات شاہ عالم ثانی کے عہد حکومت میں ہوئی۔ اس مدت میں گیارہ شاہان مغلیہ تخت و تاج کے وارث ہوئے۔

آپ 21/اگست 1762ء بوقت ظہر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے یوں یہ آفتاب علم و معرفت ہمیشہ کے لئے دہلی میں غروب ہو گیا۔

بوقت وفات آپ کی اولاد موجود تھی۔ تدفین دلی دروازہ کے بائیں جانب مہندیان میں عمل میں آئی۔ یہاں ان کے والد گرامی بھی مدفون ہیں۔

(حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ صفحہ 55)

شاہ ولی اللہ صاحب اہل کشف و کرامت تھے

حضرت مسیح موعود حضرت شاہ ولی اللہ کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا

"شاہ ولی اللہ صاحب ایک بزرگ اہل کشف اور کرامت تھے۔ یہ سب مشائخ زیر زمین ہیں اور جو لوگ زمین کے اوپر ہیں وہ ایسے بدعات میں مشغول ہیں کہ حق کو باطل بنا رہے ہیں"۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 502)

حافظ قرآن کریم کی تکریم

حضرت مصلح موعود شاہ ولی اللہ صاحب کی محبت قرآن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے متعلق ذکر آتا ہے کہ ایک دفعہ بادشاہ ان سے ملنے کے لئے آیا وہ کھڑے ہو گئے اور بادشاہ سے ملے اور پھر بیٹھ گئے پھر وزیر ملنے کے لئے آیا تو وہ اسی طرح بیٹھے رہے کھڑے نہیں ہوئے۔ اس کے بعد بادشاہ کا پہریدار آیا تو پھر وہ کھڑے ہو گئے اور کھڑے ہونے کے بعد بیٹھ گئے۔ جب یہ لوگ چلے گئے تو کسی نے کہا آپ نے یہ کیا کیا کہ جب بادشاہ آیا تو آپ اس کے اعزاز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ وزیر آیا تو کھڑے نہ ہوئے لیکن پہریدار آیا تو پھر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا بادشاہ کے آنے پر میں اس لئے کھڑا ہوا تھا کہ بادشاہ کی اطاعت کا حکم ہے۔ وزیر کے آنے پر میں اس لئے کھڑا نہیں ہوا کہ وزیر کی اطاعت کا حکم نہیں۔ اس کے بعد پہریدار آیا تو میں پھر کھڑا ہو گیا مگر اس لئے کہ وہ حافظ قرآن تھا۔ اب دیکھو پہریدار ایک ادنیٰ ملازم تھا لیکن چونکہ شاہ ولی اللہ صاحب کے محبوب کا کلام اس نے یاد کیا ہوا تھا اس لئے باوجود چھوٹا ہونے کے آپ اس کے آنے پر کھڑے ہو گئے"۔

(تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ نمبر 210)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم لطیف احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ گلشن راوی لاہور کی اہلیہ اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی ہمشیرہ کے گردے فیل ہوگئے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سید صبیح احمد واقف نو ابن مکرم سید سمیع اللہ صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور عمر ساڑھے چار سال بعارضہ یرقان بیمار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عرفان مسعود صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی ران پر ایک زخم سا بن گیا ہے ابھی تک مکمل آرام نہیں آیا۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور کا بیٹا عزیزم نوید احمد بخار اور یرقان کی وجہ سے بیمار ہے۔ عنقریب اس کے فرسٹ ائیر کے فائنل امتحان بھی ہونے والے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر ملک تنویر احمد صاحب حلقہ واپڈا ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ کئی دفعہ ہسپتال میں داخل رہ چکے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

مکرم عبدالمنان صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد احمد قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی نسبتی ہمشیرہ محترمہ حبیبہ قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی سعود احمد صاحب کراچی مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ظفر اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کمر کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مسعود احمد ناصر صاحب منتظم مال مجلس انصاراللہ بیت التوحید لاہور جگر میں ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ شوکت خانم ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم برادرم حافظ محمد اکرم صاحب زعیم اعلیٰ کریم نگر فیصل آباد ان دنوں آنکھوں کے آپریشن کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ اور خدمت دین والی بھرپور زندگی سے نوازے۔ آمین

مکرم ناظم الدین صاحب سابق زعیم اعلیٰ بیت الاحد لاہور بوجہ بخار نزلہ کھانسی بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صدیقی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ کا طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں دل کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ظفر اقبال ہاشمی صاحب حلقہ وحدت کالونی لاہور کا نواسہ اور بیٹا دونوں ہی شدید بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سمیع اللہ شاہ صاحب سیکرٹری وقف جدید حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ہسپتال میں داخل ہیں اور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم ظہیر الدین بابر صاحب فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم کو گرنے کی وجہ سے کولہے میں فریکچر ہوا تھا کامیابی سے آپریشن ہوگیا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم ملک بشیر احمد اعوان صاحب (ر) انسپکٹر وقف جدید حال سیکرٹری مال دارالیمن شرقی احسان ربوہ کی مورخہ 20 مئی 2010ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں اینجیوگرافی کے معاً بعد اینجیو پلاسٹی ہوئی۔ دل کے دو والوز کھولنے کیلئے سٹنٹ لگائے گئے ہیں۔ آپ روبصحت ہیں۔ خاکسار ان تمام احباب و خواتین کا ممنون ہے جنہوں نے والد صاحب کی صحت کا بذریعہ فون اور بالمشافہ حال دریافت کیا اور اپنی محبت بھری دعاؤں میں یاد رکھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سیمینار تحریک عطیہ چشم

(نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو مورخہ 3 فروری 2010ء کو بعد نماز عصر بوقت 4:30 بجے شام ''نور العین'' کے سیمینار ہال میں تحریک عطیہ چشم کے موضوع پر ایک سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس سیمینار میں ربوہ بھر کے محلہ جات کے منتظمین ایثار مجلس خدام الاحمدیہ اور ہر محلّہ کے دو دو انصار کو مدعو کیا گیا تھا۔ سیمینار کی صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول مجلس انصاراللہ پاکستان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ڈاکٹر حامد احمد صاحب صدر نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن نے عطیہ چشم کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر حاضرین کو وضاحت کے ساتھ معلومات فراہم کیں۔ نیز بتایا کہ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان بھر کے 15 ہزار 600 سے زائد احباب جماعت آئی ڈونر بن چکے ہیں اور ایسوسی ایشن کے زیر انتظام 146 موزوں نابینا افراد (احمدی وغیر احمدی) کی آنکھوں کا کارنیا بذریعہ آپریشن تبدیل کیا جا چکا ہے۔ پاکستان کے مختلف شہروں میں ایسوسی ایشن کی 26 برانچز قائم ہیں۔ اس کے بعد ایسوسی ایشن کی عاملہ کے تین ممبران نے Presentation دیں۔ اور سلائیڈز کی مدد سے حاضرین کو معلومات فراہم کیں۔ پہلی Presentation میں ایسوسی ایشن کا تعارف کروایا گیا اور بتایا گیا کہ اس تنظیم کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اجازت سے نومبر 2000ء میں ہوا۔ نیز گزشتہ نو سالوں میں ایسوسی ایشن کی کارکردگی کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا۔ دوسری Presentation ''آپ آئی ڈونر کیسے بن سکتے ہیں'' کے موضوع پر تھی۔ تیسری Presentation میں حصول عطیہ چشم کے طریقہ کار کی وضاحت تصویروں کی مدد سے کی گئی۔ اس کے بعد حاضرین کو آنکھوں کی پیوندکاری کے حوالے سے مختلف سوالات کا موقع فراہم کیا گیا۔ جن کے جوابات محترم ڈاکٹر رشید محمد راشد صاحب آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ نے دیئے۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے اختتامی خطاب کیا اور نہایت مؤثر انداز میں حاضرین کو عطیہ چشم کی دینی حیثیت کے بارے میں آگاہ کیا۔ اعضاء کی پیوندکاری اور بالخصوص آنکھوں کی پیوندکاری کے حوالے سے مجلس افتاء کی رائے بھی پڑھ کر سنائی۔ آخر پر صدر ایسوسی ایشن نے مہمان خصوصی اور دیگر معزز مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔

دعا کے ساتھ سیمینار کا اختتام ہوا۔ سیمینار کی کل حاضری 153 رہی۔ تمام حاضرین کو آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے بارے میں تیار شدہ ڈاکومنٹری کی CD معلوماتی بروشر نیز وصیتی فارم پیش کئے گئے۔ سیمینار کا دورانیہ ڈیڑھ گھنٹہ تھا۔

پارلیمنٹ ہاؤس۔ اسلام آباد

کسی بھی ملک کی پارلیمنٹ اس ملک کی جمہوری اقدار کی پاسبان ہوتی ہے۔

پاکستان کی پارلیمنٹ اسلام آباد میں واقع ہے۔ جس کے اجلاس، پارلیمنٹ ہاؤس کی خوبصورت اور پُرشکوہ عمارت میں منعقد ہوتے ہیں۔ اس پارلیمنٹ ہاؤس کا افتتاح 28 مئی 1986ء کو ہوا تھا۔

پارلیمنٹ ہاؤس کی عمارت کا ڈیزائن ممتاز امریکی آرکیٹیکٹ ڈیورل سٹون نے تیار کیا تھا جو اس سے پہلے پاکستان کی کئی اور اہم عمارتوں کے ڈیزائن تیار کرچکے تھے۔ ان عمارتوں میں واپڈا ہاؤس لاہور اور پی این ایس سی بلڈنگ کراچی کے نام سرفہرست ہیں۔

پارلیمنٹ ہاؤس کی یہ خوبصورت عمارت اسلام آباد میں کانسٹی ٹیوشن ایونیو پر واقع ہے۔ اس عمارت میں قومی اسمبلی اور سینٹ، دونوں کے اجلاس منعقد ہونے کی گنجائش رکھی گئی۔ اس عمارت میں 370 ارکان اور تقریباً 500 مہمانوں کے بیٹھنے کی جگہ موجود ہے یہ ایک مستطیل نما عمارت ہے۔

پارلیمنٹ ہاؤس کی عمارت میں ایک شاندار لائبریری بھی بنائی گئی ہے جس میں ابتداء میں 25 ہزار کتابیں رکھی گئی۔ منصوبے کے مطابق ان کتابوں کی تعداد کو آہستہ آہستہ بڑھا کر 2 لاکھ کی تعداد تک پہنچا دیا جائے گا۔

پارلیمنٹ ہاؤس کی اس خوبصورت عمارت کا افتتاح سابق وزیراعظم پاکستان جناب محمد خان جونیجو نے 28 مئی 1986ء کو کیا تھا۔

فری میڈیکل کیمپ

مکرم احمد مبارک طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر فضل محمود بھنوں صاحب انچارج احمدیہ میڈیکل سنٹر واگاڈوگو بورکینا فاسو کو ماہ فروری 2010ء میں دو فری میڈیکل کیمپس لگانے کی توفیق ملی۔ پہلا میڈیکل کیمپ 13 فروری کو Yalle نامی گاؤں میں لگایا گیا جبکہ دوسرا 28 فروری کو Tougan سے 5 کلومیٹر دور ایک گاؤں میں لگایا گیا۔ مجموعی طور پر دونوں میڈیکل کیمپس میں 1332 مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور مفت ادویات دی گئیں۔ اس کے علاوہ فروری 2010ء میں آنکھوں کے 15 مفت آپریشنز کئے گئے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب کو اسی طرح بڑھ چڑھ کر خدمت خلق کی توفیق دیتا رہے اور حسنات دارین سے نوازے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

طلوع وغروب 28 مئی

طلوع فجر	5
طلوع آفتاب	2
زوال آفتاب	06
غروب آفتاب	9

تبدیلی دکان

فاتح جیولرز ملک مارکیٹ ریلوے روڈ سے تبدیل ہوکر فضل عمر مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ پر تبدیل ہورہی ہے۔

نزد سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک ربوہ

فون نمبر:0476216109 موبائل:0333-6707165

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا

NASEEM JEWELLERS

23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS

پروپرائٹر: میاں وسیم احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ

رہائش: 6214840
فون دکان 6212837

پریشن تھیٹر و لیبر روم

Feotal Doppler وف لیبر روم

ساتھ ● جدید Anaesthesia مشین

Bipolar Diathermy ● کے ساتھ W

Cardiac Monitor ● دوران آپریشن Au

یشر دل کی دھڑکن، آکسیجن، ٹمپریچر اور ECG

● Centarlized oxygen کی سہولت

لیے جدید لفٹ اور ہوادار پرائیویٹ کمروں کی سہولت

اسب پیکیج کے ساتھ

کیلئے استقبالیہ سے رجوع کریں۔

ڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر

ک ربوہ
047-6213944
047-6214499

احمد کاسمیٹک اینڈ ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری سنٹر

7-D گلبرگ روڈ نزد راجہ پٹرول پمپ ماڈل ٹاؤن اے بہاولپور

ڈاکٹر طاہر محمود منہاس ایف سی پی ایس (سرجری)

کنسلٹنٹ پلاسٹک، کاسمیٹک و ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجن بہاول وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور

رہائش: C-54 میڈیکل کالونی بہاولپور فون: 062-2887733 موبائل: 0333-6396125

★ ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجری ★ کاسمیٹک سرجری ★ پیٹ اور جسم کی فالتو چربی کا آپریشن ★ پیدائش کٹے ہونٹ اور تالو کا آپریشن

★ جبڑے اور منہ کے فریکچر کے آپریشن ★ ناک کی خوبصورتی کا آپریشن ★ جلے، کٹے مریضوں کے آپریشن

تریاق بواسیر ... بادی بو...

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبا...

...H:047-6212434

شتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ ...
سفری بیگ کی تمام ورائٹی د...

دولت ...AGS

ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 708827...

...NG | PARTY | EVERYDAY

SHARIF JEWELLERS

Rabwah SINCE 1952

...Road | Railway Road
...2515 | 6214750
...455 | 6214760

www.sharifjewellers.com

Every piece a masterpiece

Ar-Raheem Jewellers - a name synonymous with fine jewellery in terms of design, innovation, exceptional creativity and extraordinary productive skills.

We are always inclined to create hand-crafted masterpiece jewellery that is unique and different. We bring you designs those are perfect to the minute details by the exteremly skilled craftmen.

This new masterpiece, conceived from Mughal era art, is one example of our craftmanship, creativity and innovation.

...For All Hatred For None

...S LINES C.N.G

&

...ol Pump Petroline

اسلام آباد ہائی وے اور لیتھر ار روڈ...
پل کراس کرکے KRL سگنل...

Tel: 051-2614001-5

پروپرائٹر چوہدری علی محمد وڑائچ

FD-10